الأربعون في فضل المساجد وعمارتها

چالیس احادیث طیبہ

(مساجد کی فضیلت اور آبادکاری سے متعلق چالیس احادیث طیبہ)



از
شیخ الحنابلہ عبداللہ بن عقیل

مترجم:
الاستاذ علامہ مفتی محمد یونس مدنی قادری

اَلْاَ رْبَعُوْنَ فِیْ فَضْلِ الْمَسَاجِدِ وَ عِمَا رَتِهَا

چالیس احادیث طیبہ

(مساجد کی فضیلت اور آبادکاری سے متعلق چالیس احادیث طیبہ)

از

شیخ الحنابلۃ عبداللہ بن عقیل

بأسانیدہ عن شیوخہ

تخریج

محمد بن ناصر العجمی

مترجم:

الاستاذ علامہ مفتی محمد یونس مدنی قادری

استاذ الحدیث: جامعہ اسلامیہ لاہور

امام وخطیب: جامع مسجد E/2 واپڈا ہاؤسنگ سوسائٹی، واپڈا ٹاؤن لاہور

مکتبہ ذوالجلال والاکرام

E/2 واپڈا ہاؤسنگ سوسائٹی، واپڈا ٹاؤن لاہور

0300-6548985

☆ نام کتاب　اَلْاَرْبَعُوْنَ فِیْ فَضْلِ الْمَسَاجِدِ وَ عِمَارَتِهَا

☆ مصنف　شیخ الحنابلۃ عبداللہ بن عقیل

☆ مترجم　الاستاذ علامہ مفتی محمد یونس مدنی قادری
0300-6548985

☆ پروف ریڈنگ　محمد عمران عنصر

☆ ناشر　مکتبہ ذوالجلال والاکرام
E/2 واپڈا ہاؤسنگ سوسائٹی، واپڈا ٹاؤن لاہور

☆ پرنٹر　ڈیزائن پلس، حق سٹریٹ اردو بازار، لاہور۔ 0324-6623364

☆ اشاعت　ربیع الثانی 1441ھ۔ دسمبر 2019

☆ تعداد　1000

☆ ہدیہ:　100 روپے

ملنے کے پتے

☆ جامعہ اسلامیہ لاہور

☆ چیئرمین اسلامک میڈیا سنٹر۔ ملک محبوب الرسول قادری
0300/0321.9429027

☆ جامع مسجد سید الکونین۔ 99_K بلاک جوہر ٹاؤن لاہور
0333-4504953

☆ جامع مسجد E/2 واپڈا ہاؤسنگ سوسائٹی، واپڈا ٹاؤن لاہور
0300-6548985

انتساب

میں اپنی اس ادنیٰ کاوش کو مقبول بارگاہِ پروردگار محافظِ ناموسِ قرآن

اور سید عالم ﷺ کے محبوب محب اہل بیت

النبی ﷺ عارف باللہ اور حضور غوث پاک کے

امام احمد بن حنبل علیہ الرحمۃ اور اپنے پیرو مرشد محبوب سبحانی قطب ربانی

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ حضور غوث پاک کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

محمد یونس مدنی قادری

0300-6548985

الاھداء

بیدم یہی تو پانچ ہیں مقصودِ کائنات

خیر النساء رضی اللہ عنہا، حسین و حسن رضی اللہ عنہما، مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی رضی اللہ عنہ

ان نفوسِ قدسیہ کی بارگاہ اقدس میں اپنی اس ادنیٰ کاوش کو پیش کرتا ہوں۔

میں دنیا، قبر، آخرت میں ان نفوس قدسیہ کی نگاہِ لطف کا اُمیدوار ہوں۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

محمد یونس مدنی قادری

دو اکتوبر ۲۰۱۹ء

حرفِ اول

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِالْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ ''اَمَّا بَعْد''

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

مسجد اللہ جل جلالہ کا گھر ہے کہ جہاں ایک مسلمان اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی عبادت اور سکون قلبی کے لئے حاضر ہوتا ہے اور اپنی گزارشات کو اللہ پاک جل جلالہ کی بارگاہِ بے کس پناہ میں پیش کرتا ہے۔ اللہ پاک جل جلالہ کی ذات اقدس سب کی دعاؤں کو قبول فرماتی ہے۔

اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے ارشاد فرمایا:

''اِنَّمَا یَعمر مساجد اللہ من اٰمن باللّٰہِ والیَوْمِ الآخر'' (پ ۱۰۔ سورۃ التوبہ۔ آیت ۱۸)

(بے شک مساجد کو وہ شخص آباد کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ جل جلالہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے)

معلوم ہوا کہ مساجد کو آباد کرنا یہ ایمان کی نشانی ہے۔

شیخ الحنابلۃ عبداللہ بن عقیل علیہ الرحمۃ ایک جید عالم دین تھے، انہوں نے بڑی عرق ریزی کے ساتھ مختلف کتب احادیث سے مساجد کو آباد کرنے کے موضوع پر احادیث لے کر آئے ہیں۔ ان کی کتاب کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ یہ اپنے سے لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک سندِ حدیث کو نقل کرتے ہیں اور یہ اس کتاب کا خاصہ ہے۔ موجودہ زمانے میں ایسی کتاب بہت کم آپ کو پڑھنے کو ملے گی۔

اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے مجھے ترجمہ کرنے کی سعادت عطا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ جل جلالہ اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور مفتی اعظم پاکستان محقق العصر مفتی محمد خان قادری حفظہ اللہ (بانی وسربراہ، جامعہ اسلامیہ لاہور) کو صحت عطا فرمائے اور دینِ متین کی اور زیادہ خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے جنہوں نے ہمیشہ اس بندہ ناچیز کی حوصلہ افزائی اور راہنمائی فرمائی ہے۔

میں اگر یہاں علامہ محمد اللہ بخش تونسوی قادری کا ذکر نہ کروں تو یہ انصاف نہ ہوگا۔ آپ ایک علم دوست ساتھی ہیں۔ ان کی حوصلہ افزائی اور قیمتی مشورے میرے لیے ایک قیمتی سرمایہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی ذات پاک اس ادنیٰ کاوش کو قبول فرمائے اور اپنی رضا نصیب فرمائے اور دنیا اور آخرت کی عافیت بخشے۔ آمین۔

دو اکتوبر 2019ء

العبد الفقیر الی اللہ الغنی

محمد یونس مدنی قادری

حدیث نمبر 1

شیخ عبداللہ بن عقیل اپنی سندِ حدیث کو مختلف واسطوں سے پہنچاتے ہیں۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ تک۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی یارسول اللہ ﷺ کون سی مسجد زمین پر سب سے پہلے بنائی گئی؟

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''مسجد حرام''

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، پھر میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کی۔ پھر کون سی مسجد؟

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''مسجد اقصیٰ''

میں نے عرض کی یعنی (حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ) نے ان دونوں کے درمیان (مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ) کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''چالیس سال''

تخریج:۔

اخرجه البخاری فی کتاب الانبیاء ۔رقم: ۳۳۶۶

مسلم فی کتاب المساجد ۔۔و مواضع الصلوۃ :۔(۵۲۰)

حدیث نمبر 2

شیخ الحنابلۃ عبداللہ بن عقیل اپنی سندِ حدیث کو مختلف واسطوں سے حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ تک پہنچاتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کجاوے نہ باندھے جائیں'' (یعنی سفر نہ کیا جائے) مگر تین مساجد کی طرف (یعنی مسجد نبوی شریف، مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ)

مترجم کا تبصرہ:۔

اس حدیث پاک میں سفر کی فضیلت کو بیان کیا گیا ہے یعنی ان تین مقدس مساجد کی طرف سفر کرنے کی فضیلت زیادہ ہے اگرچہ ایک مسلمان بعض اوقات علم کی تحصیل کی خاطر سفر کرتا ہے۔ بعض اوقات کاروبار کی غرض سے سفر کرتا ہے۔ بعض اوقات اپنے عزیز و اقارب کو ملنے کے لئے سفر کرتا ہے تو یہ تمام سفر جائز اور درست ہیں۔ ایسا تصور ہرگز درست نہیں ہے کہ ان تین مساجد کے علاوہ باقی سفر حرام ہیں۔ جب مسجد نبوی شریف کی نیت کے ساتھ سفر کرنا درست ہے تو پھر مکین گنبد خضریٰ کی زیارت کی نیت کے ساتھ سفر کرنا بدرجہ اولیٰ درست، مباح اور دنیا و آخرت کی فلاح اور سعادت کا باعث ہے۔

محمد یونس مدنی قادری غفرلہ

تخریج:

مسلم شریف۔ کتاب الحج۔

بخاری شریف ۔ کتاب الفضل الصلوٰۃ فی مسجد مکۃ والمدینۃ

حدیث نمبر 3

شیخ الحنابلہ عبداللہ بن عقیل اپنی سندِ حدیث کو مختلف واسطوں سے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ تک پہنچاتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ فرماتے ہیں:۔

بے شک حضرت سلیمان علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ جل جلالہ سے تین سوالات کیے۔ پھر اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے ان کے دو سوالات کو شرفِ قبولیت بخشا اور ہمیں یقین ہے کہ تیسرا سوال بھی شرف قبولیت کو پہنچے گا۔

سو انہوں نے حکمت کے بارے میں اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی بارگاہ میں عرض کیا پس اللہ تعالیٰ نے انہیں خاص حکمت (دانائی) عطا فرمائی اور حضرت سلیمان علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی بارگاہ میں عرض کیا بادشاہت کے حوالے سے جو ان کے بعد کسی کے حصے میں نہ آئے پس اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے انہیں بادشاہت عطا فرمائی۔

اور انہوں نے سوال کیا کہ کوئی آدمی نکلتا ہے اپنے گھر سے ارادہ نہیں کرتا مگر نماز کا، اس مسجد میں وہ اپنی خطاؤں سے پاک ہو جاتا ہے اس دن کی طرح جس دن اس کی ماں نے اسے جنم دیا۔ سو ہمیں یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ انہیں یہ تیسری فضیلت بھی عطا فرمائے گا۔

تخریج:۔

اخرجه احمد: (٢-١٧٦) اخرجه ابن حبان (١٦٣٣) اخرجه حاکم فی المستدرک (٢-٤٣٤)

وصححه الحافظ ابن حجر فی ''فتح الباری'' (٦-٤٠٨)

حدیث نمبر 4

شیخ عبد اللہ بن عقیل (حدیث نمبر 1) والی سندِ حدیث کو مختلف واسطوں کے ساتھ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ تک پہنچاتے ہیں۔

بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میری اس مسجد میں نماز ادا کرنا ایک ہزار نمازوں سے بہتر ہے جو اس کے علاوہ ہیں سوائے مسجد حرام کے''۔

تخریج:۔

اخرجه البخاری فی کتاب فضل الصلوٰۃ فی مسجد مکة والمدینة ۔باب فضل الصلوٰۃ فی مسجد مکة والمدینة (۱۱۹۰)

ومسلم فی کتاب الحج .باب فضل الصلوٰۃ بمسجدی مکة والمدینة (۱۳۹۴)

حدیث نمبر 5

شیخ عبداللہ بن عقیل (حدیث نمبر 2) والی سندِ حدیث کو مختلف واسطوں سے حضرت امام مسلم علیہ الرحمۃ تک پہنچاتے ہیں اور حضرت امام مسلم علیہ الرحمۃ اپنی سندِ حدیث کو مختلف واسطوں سے حضرت حمید خراط علیہ الرحمۃ تک پہنچاتے ہیں۔ حضرت حمید خراط علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں میں نے سنا حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن تک حضرت ابوسلمہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میرے پاس سے حضرت عبدالرحمن بن ابوسعید خدری علیہ الرحمۃ گزرے۔

ابوسلمہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں، میں نے انہیں کہا کیسے آپ نے اپنے والد گرامی سے سنا (یعنی صحابی رسول ﷺ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے) جو وہ مسجد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں جس مسجد کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے۔

حضرت عبدالرحمن بن ابوسعید خدری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میرے والد (یعنی حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کی یارسول اللہ ﷺ کونسی دو مساجد کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی۔ حضرت ابوسعید خدری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں سو رسول اللہ ﷺ نے پنے دستِ مبارک میں ایک کنکری کو زمین پر پھینکا۔ پھر ارشاد فرمایا: وہ تمہاری یہ مسجد یعنی مسجد نبوی شریف۔ حضرت ابوسلمہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا، حضرت عبدالرحمن ابوسعید خدری علیہ الرحمۃ سے کہ آپ فرماتے ہیں، میں گواہی دیتا ہوں بے شک میں نے سنا اپنے والد گرامی سے اسی طرح بیان فرماتے ہوئے۔

تخریج:۔

اخرجه مسلم فی کتاب الحج۔ باب بیان المسجد الذی أسس علی التقویٰ هو مسجده ﷺ (۳۹۸)

اور تحقیق واقع ہوا اختلاف اہل علم کے درمیان مراد لینے کے حوالے سے کہ جس مسجد کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے کیا وہ مسجد نبوی ﷺ ہے یا مسجد قباء۔

شیخ ابن تیمیہ نے اس پر کلام کیا کہ دو مساجد کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے لیکن اس صفت سے متصف مسجد نبوی زیادہ کامل ہے سو وہ اس نام کی زیادہ حقدار ہے۔ اسی طرح کا کلام حافظ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ نے "فتح الباری" (۷۔۲۴۵) میں کیا ہے

حدیث نمبر 6

شیخ عبداللہ بن عقیل مختلف واسطوں کے ساتھ سندِ حدیث کو پہنچاتے ہیں محمد بن سلیمان حزامی علیہ الرحمۃ تک۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا۔ حضرت امامہ بن سہل بن حنیف علیہ الرحمۃ سے وہ فرماتے ہیں کہ میرے والد نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جو شخص نکلے یہاں تک کہ وہ جائے اس مسجد میں یعنی مسجد قبا میں پس وہ اس مسجد میں نماز پڑھتا ہے (یعنی مسجد قبا میں نفل ادا کرتا ہے) وہ عمرے کے برابر ہے (یعنی عمرہ ادا کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے)

تشریح:۔

مکہ مکرمہ میں عمرہ ادا کرنے کے لئے کتنی محنت کرنی پڑتی ہے، سفر کرنا پڑتا ہے لیکن مسجد قباء کی زبان رسالت سے یہ فضیلت ہے کہ آدمی اپنے گھر سے نکلے اگر چہ وہ مدینہ ہی میں رہتا ہو جہاں مسجد قباء ہے تو اسے عمرہ ادا کرنے کا ثواب ملتا ہے۔

تخریج:۔

المستدرک للحاکم: ج۳ص۱۲

مسند امام احمد: ج۳ص۴۸۷

امام حاکم علیہ الرحمۃ اس حدیث کی سند کو صحیح الاسناد فرماتے ہیں۔ امام ذہبی علیہ الرحمۃ نے بھی ان کی موافقت کی اور حافظ عراقی نے اپنی کتاب ''تخریج الاحیاء'' میں حدیث کو صحیح کہا اور ابن حبان نے اپنی کتاب ''الثقات'' میں محمد بن سلیمانی وہ کرمانی ہیں انہیں ثقہ قرار دیا۔

حدیث نمبر 7

شیخ الحنابلہ شیخ عبداللہ بن عقیل (حدیث نمبر 2) والی سندِ حدیث کو مختلف واسطوں سے حضرت امام مسلم علیہ الرحمۃ تک پہنچاتے ہیں۔ حضرت امام مسلم علیہ الرحمۃ مختلف واسطوں سے سندِ حدیث کو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تک پہنچاتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:۔

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قباء میں سوار اور پیدل تشریف لائے۔ سو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں دو رکعات نماز ادا فرماتے۔ امام ابوبکر علیہ الرحمۃ نے اپنی روایت میں کہا کہ ابن نمیر علیہ الرحمۃ نے کہا کہ وہ اس میں دو رکعات ادا فرماتے تھے۔

تخریج:۔

مسلم شریف۔ کتاب الحج۔ باب فضل مسجد قباء وفضل صلوٰۃ فیه وزیارته (۱۳۹۹)

بخاری شریف۔ کتاب فضل الصلوٰۃ مکة والمدینة۔ باب اتیان مسجد قباء ماشیاً وراکباً (۱۱۹۴)

حدیث نمبر 8

شیخ عبداللہ بن عقیل مختلف واسطوں سے اپنی سندِ حدیث کو حضرت امام بخاری علیہ الرحمۃ تک پہنچاتے ہیں۔ حضرت امام بخاری علیہ الرحمۃ مختلف واسطوں سے اپنی سندِ حدیث کو حضرت عبداللہ خولانی علیہ الرحمۃ تک پہنچاتے ہیں۔ حضرت عبداللہ خولانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: انہوں نے سنا حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے۔

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے تھے لوگوں کی باتوں کے جواب میں جب آپ نے مسجد نبوی ﷺ کی توسیع فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ بے شک تم نے بہت باتیں کی ہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس مسلمان نے مسجد بنائی۔

حضرت بکیر علیہ الرحمۃ نے فرمایا: میں نے گمان کیا کہ بے شک انہوں نے فرمایا، جو مسلمان اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی رضا کا طلب گار ہوتا ہے (مسجد کی تعمیر میں) اللہ جل جلالہ اس مسلمان کے لئے اسی کی مثل جنت میں گھر بنا دیتا ہے۔

تخریج:۔

بخاری شریف فی کتاب الصلوۃ باب من بنی مسجدا (۴۵۰)

ومسلم فی کتاب المساجد ومواضع الصلوۃ۔ باب فضل بناء المساجد والحث علیہا (۵۳۳)

حدیث نمبر 9

شیخ عبداللہ بن عقیل اپنی پوری سندِ حدیث کے ساتھ مختلف واسطوں سے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ تک حدیث کو پہنچاتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جو شخص (مسلمان) اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی رضا کے لئے مسجد بناتا ہے اگرچہ مٹی کو جگہ سے ہٹا کر صاف کر دیا گیا ہو۔ اللہ تعالیٰ جل جلالہ اس شخص کے لئے جنت میں گھر بنا دیتا ہے۔

نوٹ:۔

مساجد کو صرف اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی رضا کی نیت سے بنانا چاہیے تا کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی ذات پاک راضی ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کے علاوہ اور کوئی نیت نہ ہو۔

تخریج:۔

المصنف۔امام ابن شیبہ۔ج۱ص۳۰۹۔ المعجم الصغیر۔امام طبرانی۔ج۲۔ص۱۲۰۔

اس حدیث کی اسناد صحیح ہیں۔

امام ابن اثیر علیہ الرحمۃ نے ''النہایہ'' (ج ۳ ص ۴۱۵) میں کہا کہ ''مفحص القطاط'' اس پتھریلی زمین کو کہتے ہیں کہ جس سے مٹی ہٹا کہ سفید کر دیا گیا ہو یعنی صاف بنا دیا گیا ہو۔

اور یہی امام مناوی علیہ الرحمۃ نے ''فیض القدیر'' (ج ٦ ص ٩٦) میں کہا۔

امام زرکشی علیہ الرحمۃ نے کہا ''قطاۃ'' کو خاص طور پر اس لئے ذکر کیا جاتا ہے اس لئے کہ اہل عرب سچائی میں بطور مثال کے استعمال کرتے ہیں۔ پس اس میں محافظت کا اشارہ ہے اخلاص پر اس کے بنانے میں اور صدق پر تعمیر کرنے میں۔

حدیث نمبر 10

شیخ عبداللہ بن عقیل اپنی سندِ حدیث کو مختلف واسطوں سے حضرت امام مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری تک پہنچاتے ہیں۔

اور حضرت امام مسلم علیہ الرحمۃ اپنی سندِ حدیث کو مختلف واسطوں سے حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ تک پہنچاتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ:۔

بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سب سے پسندیدہ جگہیں اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے نزدیک مساجد ہیں اور ناپسندیدہ جگہیں اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے نزدیک بازار ہیں۔

تخریج:۔

مسلم شریف کتاب المساجد و مواضع الصلوۃ باب فضل المساجد

حدیث نمبر 11

شیخ عبداللہ بن عقیل اپنی سندِ حدیث کے ساتھ مختلف واسطوں سے اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تک پہنچاتے ہیں۔ حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ

رسول اللہ ﷺ نے قبائل میں مساجد کو بنانے کا حکم دیا نیز آپ ﷺ نے فرمایا کہ انہیں پاک وصاف رکھا جائے۔

تخریج:۔

ابن ماجہ ۔رقم الحدیث :۷۵۹۔ ابو داؤد:رقم الحدیث :۴۵۵۔

حدیث کی اسناد صحیح ہیں۔

دور سے مراد یہاں قبائل ہیں جیسے آپ ﷺ کا قول ہے

''انصار کے بہترین قبائل قبیلہ بنی عبدالاشہل پھر قبیلہ بنی حارث بن خزرج پھر قبیلہ بنی ساعدہ اور تمام قبائل سے انصار بہترین ہیں''۔

حدیث نمبر 12

شیخ الحنابلۃ عبد اللہ بن عقیل اپنی سندِ حدیث کومختلف واسطوں سے حضرت امام نسائی علیہ الرحمۃ تک پہنچاتے ہیں۔حضرت امام نسائی علیہ الرحمۃ مختلف واسطوں کے ساتھ حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ تک سندِ حدیث کو پہنچاتے ہیں۔حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم وفد کی صورت میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں پہنچے۔ہم نے آپ ﷺ کے دستِ اقدس پر بیعت کی اور ہم نے آپ ﷺ کے ساتھ نماز ادا کی۔ پھر ہم نے حضور ﷺ کو اطلاع کی کہ ہماری زمین میں گرجے ہیں۔سو ہم نے آپ ﷺ کے غسالہ کے پانی کو طلب کیا پس آپ ﷺ نے پانی طلب فرمایا۔پھر آپ ﷺ نے وضو فرمایا اور کلی فرمائی پھر کلی والے تبرک کو پانی میں ڈالنے کا ہمیں حکم فرمایا۔

پھر فرمایا: تم چلو۔جب پہنچو اپنی زمین میں تم اپنے گرجے کو گرادو اور اس جگہ پانی بہاؤ اور اس کی جگہ پر مسجد بناؤ۔

ہم نے عرض کی، بے شک شہر دور اور گرمی سخت ہے اور پانی تھوڑا ہے۔سو ہم نکلے یہاں تک کہ ہم پہنچے اپنے شہر میں۔ہم نے گرجے کو گرادیا۔پھر ہم نے گرجے کی جگہ پر پانی بہایا۔اس کے بعد ہم نے اس جگہ مسجد بنائی اور اذان دی۔

راوی بیان کرتے ہیں کہ ایک راہب جو مقام طیی سے تعلق رکھتا تھا اس نے جب اذان کو سنا تو اس نے کہا کہ یہ حق کی دعوت ہے پھر وہ اُوپر والی وادی سے نیچے والی وادی کی طرف اُترا۔پھر ہم نے اس کے بعد اس کو نہیں دیکھا۔

تخریج:۔

اخرجه النسائی (۲۔۳۸) اسناده جید۔

حدیث نمبر 13

شیخ الحنابلۃ عبداللہ بن عقیل اپنی سندِ حدیث کومختلف واسطوں کے ساتھ حضرت ابوبکر بن اسحاق بن خزیمۃ علیہ الرحمۃ تک پہنچاتے ہیں۔ حضرت ابوبکر محمد بن اسحاق بن خزیمۃ علیہ الرحمۃ اپنی سندِ حدیث کومختلف واسطوں کے ساتھ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ تک پہنچاتے ہیں۔ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت فرماتے ہیں، آپ ﷺ نے ارشادفرمایا کہ مساجد کی طرف نماز ادا کرنے کے لئے کوئی شخص نہیں نکلتا مگر اللہ تعالیٰ اس پر راضی ہوتا ہے جب وہ اپنے گھر سے نکلتا ہے جیسا کہ خوش ہوتا ہے گم ہونے والا جب وہ آجائے اپنے گھر والوں کے پاس۔

تخریج:۔

اخرجہ ابن خزیمہ فی صحیحیہ (۱۵۰۳)　　　اخرجہ احمد (۲-۳۲۸)

وقال البوصیری فی (مصباح الزجاجہ)(۱-۲۸۱)　　　واسنادہ صحیح

واخرجہ الحاکم فی المستدرک(۱-۲۱۳)　　　وصححہ ووافقہ الذھبی وھو کما قالوا۔

امام حاکم علیہ الرحمۃ نے اس کی موافقت کی۔

حدیث نمبر 14

شیخ الحنابلۃ عبداللہ بن عقیل اپنی سندِ حدیث کومختلف واسطوں کے ساتھ امام بخاری علیہ الرحمۃ تک پہنچاتے ہیں۔حضرت امام بخاری علیہ الرحمۃ مختلف واسطوں کے ساتھ سندِ حدیث کوحضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ تک پہنچاتے ہیں۔حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت فرماتے ہیں،آپ ﷺ نے ارشادفرمایا کہ سات اشخاص پر اللہ تعالیٰ جل جلالہ اپنے عرش کا سایہ فرمائے گا جس دن کسی قسم کا کوئی سایہ نہیں ہوگا، عادل حکمران۔اور ایسا نوجوان کہ جس کی جوانی عبادت میں پروان چڑھی ہوئی ہو۔اور ایسا شخص کہ جس کا دل مسجد میں طرف لگا رہے۔

دو آدمی جو باہم اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے لئے محبت کرتے ہیں اور وہ اس پر اکٹھے بھی ہوتے ہیں اور اس پر جدا بھی۔اور ایسا شخص کہ جس کونسب وجمال والی کوئی عورت برائی کی دعوت دے پس وہ اسے کہے کہ بے شک میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں اور ایسا شخص جو پوشیدہ صدقہ کرے یہاں تک کہ اس کے بائیں ہاتھ کوعلم نہ ہو جو اس کے دائیں ہاتھ نے خرچ کیا۔اور ایسا شخص جو تنہائی میں اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا ذکر کرتا ہے سو بہہ پڑتی ہیں اس کی آنکھیں۔

تخریج:۔

اخرجه البخاری فی کتاب الاذان . باب من جلس فی المسجد ینتظر صلوٰة وفضل المساجد۔

ومسلم . کتاب الزکوٰة . باب فضل اخفاء الصدقة الحافظ ابن رجب .

اس حدیث کی شرح الباری۔ج ۶۔ص ۴۹ میں فرمایا:

تیسرا وہ بندہ کہ جس کا دل مسجد میں لگا رہے اور ایک روایت میں ہے جب مسجد سے نکلتا ہے یہاں تک کہ وہ لوٹتا ہے اس میں پسند کرتا ہے مسجد کو اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی عبادت سے اُلفت رکھتا ہے۔

حدیث نمبر 15

شیخ عقیل اپنی سندِ حدیث کو مختلف واسطوں سے امام ابن حبان علیہ الرحمۃ تک سند حدیث و پہنچاتے ہیں۔ حضرت امام ابن حبان علیہ الرحمۃ مختلف واسطوں سے اپنی سندِ حدیث کو حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ تک پہنچاتے ہیں۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تین اشخاص اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے ذمہ کرم پر ہیں۔

اگر وہ زندہ رہا تو اسے رزق دیا جائے گا اور کفایت کی جائے گی اور اگر وہ مر گیا اللہ تعالیٰ جل جلالہ اسے جنت میں داخل فرمائے گا جو شخص داخل ہوا اپنے گھر میں سو وہ ان کو سلام کرے سو وہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے ذمہ کرم پر ہے۔ اور جو شخص مسجد کی طرف نکلے سو وہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے ذمہ کرم پر ہے اور جو شخص نکلے اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی راہ میں سو وہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے ذمہ کرم پر ہے۔

تخریج:۔

المستدرک ۔ج۲۔ص۷۳

والبیہقی فی (السنن) ۔ج۹۔ص۱۶۶

حدیث کی اسناد جید ہیں

حدیث نمبر 16

شیخ عبداللہ بن عقیل اپنی سندِ حدیث کومختلف واسطوں سے حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ تک پہنچاتے ہیں اور حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جو صبح یا شام کو مسجد کی طرف جاتا ہے اللہ تعالیٰ جل جلالہ اس کی میزبانی فرمائے گا (قیامت کے دن) جب وہ صبح جائے یا شام کو۔ (مسجد میں نماز ادا کرنے)

تخریج:۔

بخاری شریف ۔ کتاب الاذان ۔ باب فضل من غدا الی المسجد ومن راح (٦٦٢)

مسلم شریف ۔ کتاب المساجد ومواضع الصلوٰۃ الحافظ (٦٦٩) ابن رجب حنبلی ۔

فتح الباری ج ٦ ص ٥٣ پر فرماتے ہیں:

الغدو: وہ ہوتا ہے دن کے پہلے حصے سے۔

والرواح: وہ ہوتا ہے اس کے آخر سے زوال کے بعد۔

اور حدیث کا معنیٰ یہ ہے کہ بے شک جو شخص نکلتا ہے مسجد کی طرف نماز کے لئے ۔ سو وہ مسلمان اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی زیارت کرنے والے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جل جلالہ تیار کرے گا اس کے لئے مہمانی مسجد سے جب وہ آتا ہے مسجد کی طرف۔ برابر ہے وہ دن کے اول حصے میں آئے یا آخری حصے میں ۔ اور نزول کہتے ہیں وہ چیز جو تیار کی جاتی ہے مہمان کے لئے اس کے آنے پر بطور عزت وتحفہ۔

حدیث نمبر 17

شیخ عبداللہ بن عقیل اپنی سندِ حدیث کے ساتھ حدیث کو حضرت امام مالک علیہ الرحمۃ تک پہنچاتے ہیں۔

حضرت امام مالک علیہ الرحمۃ مختلف واسطوں سے حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ تک سندِ حدیث کو پہنچاتے ہیں اور حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کیا میں تمہیں خبر نہ دوں اس چیز کی کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ مٹادے گا اس کے ذریعے گناہوں کو اور اللہ تعالیٰ جل جلالہ اس کے ذریعے سے درجات بلند فرمادیتا ہے۔

مکمل وضو کرنا، مشقت کے وقت مساجد کی طرف باکثرت چلنا اور نماز کا انتظار کرنا نماز کے بعد سو یہ تمہارا جہاد ہے۔ سو یہ تمہارا جہاد ہے۔

تخریج:۔

اخرجه مالک فی "الموطا" کتاب قصر الصلوة فی السفر . باب انتظار الصلوٰة والمشی الیها (۵۵)

اخرجه مسلم فی کتاب الطهارة ۔ باب فضل اسباغ الوضوء علی المکاره (۴۱)

حدیث نمبر 18

حضرت سعید بن مسیب علیہ الرحمۃ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں:۔

بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تکلیف کے وقت پورا وضو کرنا۔ قدموں کے ساتھ مساجد کی طرف چلنا اور نماز کا انتظار کرنا نماز کے بعد وہ خطاؤں کو دھوڈالتا ہے۔

تخریج:۔

مجمع الزوائد:۔ ج ۲۔ ص ۳۶۔ امام ہیثمی

المستدرک۔ ج ۱۔ ص ۱۳۲۔ امام حاکم

الترغیب الترہیب۔ ج ۱ ص ۲۹۹۔ امام منذری

حدیث نمبر 19

شیخ عبد اللہ بن عقیل اپنی سندِ حدیث کو مختلف واسطوں سے حضرت امام مسلم علیہ الرحمۃ تک پہنچاتے ہیں اور حضرت امام مسلم علیہ الرحمۃ اپنی سندِ حدیث کو مختلف واسطوں کے ساتھ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ تک پہنچاتے اور حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

آدمی کی نماز کا ثواب گھر میں نماز پڑھنے سے پچیس درجے زیادہ ہوتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ بے شک ان میں کوئی ایک جب اچھا وضو کرتا ہے۔ پھر وہ مسجد کی طرف آتا ہے۔ نہیں برانگیختہ کرتی مگر اسے نماز۔ وہ ارادہ نہیں کرتا مگر نماز کا۔ وہ کوئی قدم نہیں چلتا مگر اس کا اس نماز کی وجہ سے ایک درجہ بڑھ جاتا ہے۔

اور مٹ جاتی ہے اس شخص کی خطا اس نماز کی وجہ سے جب وہ داخل ہوتا ہے مسجد میں۔ سو جب وہ مسجد میں حالت نماز میں داخل ہوتا ہے اور جب تک وہ نماز کی وجہ سے رکا رہتا ہے اور فرشتے دعائے رحمت کرتے ہیں تم میں سے کسی ایک کے لئے ہمیشہ اس مجلس میں جہاں اس نے نماز پڑھی تھی۔

فرشتے کہتے ہیں، اے اللہ تعالیٰ جل جلالہ تو رحم فرما اس پر۔ اے اللہ جل جلالہ تو اس کی بخشش فرمایا۔ اے اللہ جل جلالہ تو اس پر رجوع فرما (جب تک) وہ تکلیف نہ دے اور بے وضو نہ ہو۔

تخریج:۔

مسلم شریف، کتاب المساجد و مواضع الصلوٰۃ باب فضل الجماعۃ و انتظار الصلوٰۃ۔

بخاری شریف، کتاب الاذان۔ باب فضل الصلاۃ الجماعۃ

حدیث نمبر 20

شیخ الحنابلۃ شیخ عبداللہ بن عقیل اپنی سندِ حدیث کو مختلف واسطوں کے ساتھ حضرت عقبہ بن عامر علیہ الرحمۃ تک پہنچاتے ہیں۔اور حضرت عقبہ بن عامر علیہ الرحمۃ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ سے کہ:۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ جب کوئی شخص باوضو ہو (یعنی مسلمان) پھر وہ آئے مسجد میں اور وہ نماز کو ادا کرے (یعنی) فرشتہ ہر قدم کے عوض جو وہ مسجد کی طرف چلتا ہے دس نیکیاں لکھتا ہے۔

تخریج:۔

مسند احمد۔ج ۴۔ص ۱۵۹۔امام احمد بن حنبل علیہ الرحمۃ

الطبرانی فی الکبیر۔ج ۱۸۔ص ۲۵۹۔امام طبرانی علیہ الرحمۃ

حدیث نمبر 21

شیخ الحنابلۃ شیخ عبداللہ بن عقیل اپنی سندِ حدیث کو مختلف واسطوں کے ساتھ حضرت امام مسلم علیہ الرحمۃ تک پہنچاتے ہیں۔

حضرت امام مسلم علیہ الرحمۃ مختلف واسطوں کے ساتھ سندِ حدیث حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ تک حدیث کو پہنچاتے ہیں۔

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی تھا، میں نہیں جانتا تھا اس سے زیادہ دور مسجد سے کسی شخص کو اور وہ نماز فوت نہیں کرتا تھا (یعنی جماعت کے ساتھ)۔ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، سو کہا گیا اسے یا میں نے کہا اسے کہ اگر آپ ایک گدھا خرید لیں۔ آپ اندھیری رات یا بارش میں اس پر سوار ہوں۔ اس صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے خوشی نہیں ہوتی کہ میرا گھر مسجد کے پہلو میں ہو، بے شک میں چاہتا ہوں یہ کہ لکھا جائے میرا مسجد کی طرف پیدل چلنا اور میرا واپس گھر جانا۔ جب لوٹوں اپنے گھر کی طرف۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تحقیق اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے تیرے تمام اجر کو جمع فرما دیا ہے۔

تخریج:۔

مسلم شریف فی کتاب المساجد و مواضع الصلوٰۃ، باب فضل کثرۃ الخطأ الی المسجد (۶۶۳)

(لا تخطئہ) یعنی وہ نماز کی جماعت کے ساتھ محافظت کرے۔ (یعنی قضا نہ کرے)

حدیث نمبر 22

شیخ الحنابلہ شیخ عبداللہ بن عقیل اپنی سندِ حدیث کومختلف واسطوں کے ساتھ ابوداؤدسلیمان بن اشعث سجستانی علیہ الرحمۃ تک پہنچاتے ہیں۔اور حضرت ابوداؤدسلیمان بن اشعث علیہ الرحمۃ اپنی سند کومختلف واسطوں کے ساتھ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ تک پہنچاتے ہیں۔

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:''مسجد سے درجہ بدرجہ دور ہونے کا بڑا اجر ہے''۔

تخریج:۔

ابوداؤدنی (سنة) کتاب الصلوٰة، باب ماجاء فی فضل المشی الی الصلوٰة (۵۵۶)

واخرجه ابن ماجه (۷۸۲) واسناده صحيح

واخرجه مسلم (۶۶۳) ولفظ عنده

حدیث نمبر 23

شیخ عبداللہ بن عقیل اپنی سندِ حدیث کو مختلف واسطوں کے ساتھ حضرت ابوداؤد سلیمان بن اشعث بجستانی علیہ الرحمۃ تک پہنچاتے ہیں۔اور حضرت امام داؤد سلیمان بن اشعث بجستانی علیہ الرحمۃ مختلف واسطوں کے ساتھ حدیث کو حضرت بریدۃ اسلمی رضی اللہ عنہ تک پہنچاتے ہیں۔اور حضرت بریدۃ اسلمی رضی اللہ عنہ سیدنا رسول اللہ ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اندھیرے میں مساجد کی طرف چلنے والوں کے لئے قیامت کے دن مکمل نور کی بشارت ہے''

تخریج:۔

ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب ما جاء فی المشی الی الصلوٰۃ فی الظلام (۵٦١)

واخرجه الترمذی: (۲۲۳) ۔ والبغوی فی شرح السنة(۴۷۳)

حدیث نمبر 24

شیخ الحنابلۃ شیخ عبد اللہ بن عقیل اپنی سندِ حدیث کو مختلف واسطوں کے ساتھ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ تک پہنچاتے ہیں اور حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو شخص کسی مسجد میں جس کام کے لئے آئے وہ اس کا حصہ ہے۔ اور مسجد میں جس نیت کے ساتھ جائے تو اسے وہی ملے گا۔

تخریج:۔

سنن ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب فی فضل القعود فی المسجد۔

اس حدیث کی اسناد جید ہیں۔

حدیث نمبر 25

شیخ الحنابلۃ شیخ عبداللہ بن عقیل اپنی سندِ حدیث کومختلف واسطوں کے ساتھ حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ تک پہنچاتے ہیں۔

حضرت اسید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا:

جب تم میں سے کوئی ایک مسجد میں ہو سو چاہیے کہ وہ کہے یا اللہ جل جلالہ تو میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور جب وہ نکلے سو چاہیے کہ وہ کہے یا اللہ جل جلالہ بے شک میں تیری ذات کبریا سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔

تخریج:۔

مسلم شریف کتاب الصلوٰۃ المسافرین وقصرھا باب ماذا یقول اذا دخل المسجد (۷۱۳)

حدیث نمبر 26

شیخ الحنابلۃ شیخ عبداللہ بن عقیل اپنی سندِ حدیث کو مختلف واسطوں کے ساتھ حضرت کعب بن عجرۃ علیہ الرحمہ تک پہنچاتے ہیں۔

بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت کعب بن عجرہ سے مخاطب ہو کر فرمایا:۔

اے کعب! جب تم وضو کرو تو اچھی طرح وضو کرو۔ پھر تم مسجد کی طرف آؤ۔ پس تو ہرگز تشکیک نہ کر اپنی اُنگلیوں کے درمیان (یعنی انگلیوں کو اُنگلیوں کے درمیان داخل کرنا) سو بے شک تو نماز میں ہے۔

تخریج:۔

السنن الکبریٰ: ج ۳، ص ۲۳۱،۲۳۰۔ الامام بیہقی۔

شرح معانی الآثار:۔ رقم الحدیث: ۵۵۷۰۔ الامام طحاوی

الاحسان:۔ رقم الحدیث: ۲۱۵۰

واسنادہ حسن۔

حدیث نمبر 27

شیخ الحنابلۃ شیخ عبداللہ بن عقیل اپنی سندِ حدیث کو مختلف واسطوں کے ساتھ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ تک پہنچاتے ہیں
اور حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جب تم میں سے کوئی ایک مسجد میں داخل ہو سو چاہیے کہ وہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعات پڑھے۔

تخریج:۔

اخرجه مسلم فی کتاب صلاة المسافرین وقصرها باب استحباب تحیة المسجد برکعتین (۷۱۹)

اخرجه بخاری:۔ فی کتاب الصلوٰۃ باب اذا دخل المسجد فلیرکع رکعتین (۴۴۴)

حافظ ابن رجب الحنبلی "فتح الباری" (۳۔۲۷۰۔۲۷۲) میں فرماتے ہیں کہ یہ حکم استحباب کے زمرے میں ہے وجوب کے علاوہ اکثر علماء کے نزدیک اور بعض اہل ظاہر سے وجوب کا قول بھی ہے اور بے شک علماء نے اختلاف کیا کہ نماز سے پہلے بیٹھنا مکروہ ہے یا نہیں۔ ان میں سے ایک گروہ نے کہا، یہ مکروہ ہے اور ان میں ابوسلمہ بن عبدالرحمن علیہ الرحمۃ اور یہ امام شافعی علیہ الرحمۃ اور ان کے اصحاب کا قول ہے۔ ان میں سے دوسرے علماء نے اجازت دی ہے۔ قاسم بن محمد علیہ الرحمۃ اور ابن ابی ذئب علیہ الرحمۃ اور سیدی امام احمد بن حنبل علیہ الرحمۃ "ابداً ابداً الی یوم القیامۃ" اور حضرت اسحاق بن راہویہ۔ حضرت امام سیدی احمد بن حنبل علیہ الرحمۃ نے فرمایا: بعض اوقات آدمی بغیر وضو کے مسجد میں داخل ہوتا ہے وہ نماز نہیں پڑھے گا۔

حدیث نمبر 28

شیخ الحنابلة شیخ عبداللہ بن عقیل مختلف واسطوں سے سندِ حدیث کو حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ تک حدیث کو پہنچاتے ہیں۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا جب ہم مدینہ پہنچے۔

رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا:

جب تم مسجد میں داخل ہو سو دو رکعتیں ادا کرو۔

تخریج:۔

بخاری شریف: کتاب الجهاد۔۔ مسلم شریف: کتاب الصلوٰة

حضرت امام اسحاق علیہ الرحمۃ سے مروی ہے کہ یہ اچھا عمل ہے اور وہ فرماتے ہیں کہ اگر تم انہیں اپنے گھر میں ادا کرو جب تم داخل ہو تو بے شک یہ عمل مستحب ہے۔

شوافع نے وضاحت فرمائی ہے کہ مسجد میں ادا کرنا سنت ہے اور یہ حق ہے اس میں توقف نہیں ہے۔

حدیث نمبر 29

شیخ الحنابلۃ شیخ عبداللہ بن عقیل اپنی سند حدیث کومختلف واسطوں سے حضرت ابوشعثاء علیہ الرحمۃ تک پہنچاتے ہیں۔

حضرت ابو شعثاء علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ہم مسجد میں بیٹھے تھے۔حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مؤذن نے اذان دی سوایک شخص مسجد سے چلاتو حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے اس کا پیچھا کیا۔حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے اس کو دیکھا یہاں تک کہ وہ شخص مسجد سے نکل گیا۔حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

بہر حال اس نے ابوالقاسم کی نافرمانی کی۔

تخریج:۔

مسلم شریف۔کتاب المساجد و مواضع الصلوٰۃ باب النھی عن الخروج من المسجد اذا المؤذن (٦٥٥)

حدیث نمبر 30

شیخ عبداللہ بن عقیل اپنی سندِ حدیث کو مختلف واسطوں کے ساتھ حضرت امام مسلم علیہ الرحمۃ تک پہنچاتے ہیں۔
اور حضرت امام مسلم علیہ الرحمۃ مختلف واسطوں کے ساتھ سندِ حدیث کو حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ تک پہنچاتے ہیں۔ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:۔

جو آدمی کسی شخص کو دیکھے کہ وہ گم شدہ چیز مسجد میں تلاش کر رہا ہے۔ چاہیے کہ وہ کہے۔ اللہ تعالیٰ جل جلالہ تیری چیز تجھ پر نہ لوٹائے سو بے شک مساجد اس مقصد کے لئے نہیں ہیں۔

تخریج:۔

مسلم شریف۔ کتاب المساجد ومواضع الصلوٰۃ باب النهی عن نشد الضالة فی المسجد

حافظ زین الدین ابن رجب حنبلی علیہ الرحمۃ۔ فتح الباری: ج ۳۔ ص ۳۴۶ پر فرماتے ہیں:

حدیث عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ عن النبی ﷺ

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سیدنا رسول اللہ ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم کہو کہ کوئی شخص خرید و فروخت کر رہا ہے پس تم کہو تیری تجارت میں اللہ تعالیٰ جل جلالہ نفع نہ دے۔

اس حدیث کو امام ترمذی علیہ الرحمۃ، امام نسائی علیہ الرحمۃ، امام ابن خزیمہ علیہ الرحمۃ اپنی صحیح میں لائے اور امام حاکم محمد بن عبدالرحمن بن ثوبان علیہ الرحمۃ کے حوالہ سے حدیث لائے۔

امام ترمذی علیہ الرحمۃ اپنی جامع ترمذی میں دو قول لائے۔ اہل علم کے لئے تابعین سے بیع کا مسجد میں مکروہ ہونا ہے۔ اور کراہت کا قول حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ اور حضرت امام احمد بن حنبل علیہ الرحمۃ اور امام اسحاق علیہ الرحمۃ اور ہمارے امام کے نزدیک مکروہ تحریمہ کے قائل ہیں۔ اور اکثر فقہاء کراہت تنزیہی کے قائل ہیں۔

امام شافعی علیہ الرحمۃ سے قول ہے کہ وہ بالکل مکروہ نہیں سمجھتے تھے یہی حضرت عطاء اور ان کے علاوہ علماء کا قول ہے۔

ہمارا اختلاف کہ بیع کے منعقد ہونے پر مسجد میں دو وجوہات پر اور فرق کیا۔ امام مالک علیہ الرحمۃ نے قلیل اور کثیر میں۔

پس حضرت امام مالک علیہ الرحمۃ نے کثیر کو مکروہ قرار دیا قلیل کے علاوہ اور روایت کیا گیا۔ اصحاب امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ سے بھی اس کی مثل۔

حدیث نمبر 31

شیخ عبداللہ بن عقیل اپنی سندِ حدیث کو مختلف واسطوں کے ساتھ حدیث کو امام مسلم علیہ الرحمۃ تک پہنچاتے ہیں۔ حضرت امام مسلم علیہ الرحمۃ اپنی سندِ حدیث کو مختلف واسطوں سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ تک پہنچاتے ہیں۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''رسول اللہ ﷺ نے پیاز کھانے اور لہسن کھانے سے منع فرمایا پس ہم پر جب حاجت غالب آگئی سو ہم نے کھایا اس سے۔ لہذا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے کھایا اس بدبودار درخت سے پس ہرگز وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے۔ بے شک تکلیف ہوتی ہے فرشتوں کو جس سے انسانوں کو تکلیف ہوتی ہے''۔

تخریج:۔

مسلم شریف: کتاب المساجد و مواضع الصلوٰۃ باب نہی من اکل ثوماً او بصلاً او کراثاً او نحوھا۔

حدیث نمبر 32

شیخ عبد اللہ بن عقیل اپنی سندِ حدیث کو مختلف واسطوں کے ساتھ حضرت امام مسلم علیہ الرحمۃ تک پہنچاتے ہیں۔ حضرت امام مسلم علیہ الرحمۃ حدیث کو مختلف واسطوں سے سندِ حدیث کو حضرت امام شعبہ علیہ الرحمۃ تک پہنچاتے ہیں۔ حضرت امام شعبہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مسجد میں تھوکنے کے حوالے سے سوال کیا۔ انہوں نے فرمایا: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپؓ نے فرمایا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ اسے دفن کر دینا ہے۔

تخریج:۔

مسلم شریف۔ کتاب المساجد و مواضع الصلوٰۃ باب النھی عن البصاق فی المسجد

بخاری شریف۔ کتاب الصلوٰۃ باب کفارۃ البزاق فی المسجد (۴۱۵)

حدیث نمبر 33

شیخ الحنابلۃ شیخ عبداللہ بن عقیل اپنی سندِ حدیث کو مختلف واسطوں کے ساتھ امام مسلم علیہ الرحمۃ تک پہنچاتے ہیں۔ حضرت امام مسلم علیہ الرحمۃ سندِ حدیث کو مختلف واسطوں سے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ تک پہنچاتے ہیں۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مجھ پر میری اُمت کے اعمال اپنی اچھائی اور بُرائی کے ساتھ پیش کیے گئے۔ میں نے اس کے اچھے اعمال میں تکلیف دہ کانٹے کو راستے سے ہٹا دینا پایا۔ بُرے اعمال میں سے وہ تھوک جو مسجد میں ہو اسے دفن نہیں کیا گیا۔

تخریج:۔

مسلم شریف ۔ کتاب المساجد و مواضع الصلوٰۃ باب النهی عن البصاق فی المسجد

حدیث نمبر 34

شیخ الحنابلۃ عبداللہ بن عقیل اپنی سند حدیث کو مختلف واسطوں کے ساتھ امام بخاری علیہ الرحمۃ تک پہنچاتے ہیں۔حضرت امام بخاری علیہ الرحمۃ مختلف واسطوں کے ساتھ اپنی سندِ حدیث کو حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ تک پہنچاتے ہیں اور وہ حضرت ابو ہریرۃ اور حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہما تک۔

وہ دونوں اصحاب بیان فرماتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے مسجد کی دیوار پر تھوک کو دیکھا۔آپ ﷺ نے کنکری کے ساتھ اس کو کھرچ دیا۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی ایک تھوکے۔وہ اپنے چہرے کے آگے نہ تھوکے اور نہ اپنی دائیں جانب اور چاہیے کہ وہ تھوکے اپنے بائیں جانب اور اپنے بائیں قدم کے نیچے۔

تخریج:۔

بخاری شریف۔کتاب الصلوٰۃ باب حک المخاط بالحصیٰ من المسجد (۴۰۸۔۴۰۹)

امام شمس الدین ابن مفلح اپنی کتاب ''الآداب الشرعیۃ'' (۳۔۳۷۳) میں فرماتے ہیں:۔

سنت یہ ہے کہ ہر مسجد کو ہر قسم کی گندگی اور تھوک سے پاک رکھا جائے۔اگر وہ گندگی کو مسجد میں دیکھے تو اسے اپنے کپڑے کے ساتھ صاف کرے۔اور ابن عقیل نے کہا، ناخن کاٹنا، داڑھی اور بغل صاف کرنا مساجد میں مکروہ ہے۔

حدیث نمبر 35

شیخ الحنابلۃ عبداللہ بن عقیل اپنی سندِ حدیث کو مختلف واسطوں کے ساتھ امام بخاری علیہ الرحمۃ تک پہنچاتے ہیں۔ حضرت امام بخاری علیہ الرحمۃ مختلف واسطوں کے ساتھ اپنی سندِ حدیث کو حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ تک پہنچاتے ہیں کہ بے شک ایک کالے رنگ کا مرد یا کالی رنگ کی عورت مسجد میں جھاڑو دیتا یا دیتی تھی، وہ انتقال کر گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے بارے میں دریافت کیا، لوگوں نے بتایا کہ وہ انتقال کر گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

تم نے مجھے اطلاع کیوں نہیں دی؟ تم مجھے اس کی قبر کے بارے بتاؤ (یعنی قبر کے حوالے سے رہنمائی کرو)

یا فرمایا، اس عورت کی قبر کے بارے۔ سیدنا رسول اللہ ﷺ اس شخص کی قبر پر آئے، آپ ﷺ نے اس پر نماز پڑھی۔

تخریج:۔

بخاری شریف۔ کتاب الصلوٰۃ باب کنسِ المسجد و التقاط الخرق والقذی والعیدان۔

صحیح مسلم۔ کتاب الجنائز۔ باب الصلوٰۃ علی القبر :۹۵۶۔ فتح الباری (۱۔۔ ۵۵۳)

حافظ ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: حاضر میت پر نماز مستحب ہے جبکہ وہ اس پر نماز پڑھے اور اعلان موت کا کرے۔

حافظ ابن رجب حنبلی "فتح الباری شرح صحیح البخاری" (ج ۳ ص ۳۵۲) میں فرماتے ہیں کہ مسجد میں جھاڑو دینا اور تکلیف دہ چیز کو مسجد سے دور کرنا عمدہ کام ہے اور تحقیق ثبت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد کے قبلہ میں تھوک دیکھی۔ پس اپنے دست مبارک کے ساتھ کھرچ دیا۔

حضرت عبدالمطلب بن عبداللہ بن حنطب علیہ الرحمۃ روایت فرماتے ہیں:۔

بے شک حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ گھوڑے پر سوار ہو کر مسجد قبا میں تشریف لائے۔ آپ نے مسجد قبا میں

دو رکعات پڑھیں۔ پھر فرمایا: اے اونی! تم میرے پاس کھجور کی شاخ لاؤ۔ وہ کھجور کی شاخ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس لائے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے کپڑے سمیٹ لئے اور مسجد قبا میں جھاڑ و دیا۔

خطیب بغدادی علیہ الرحمۃ نے ''تاریخ بغداد'' (ج ۲ ص ۱۳) پر تخریج کی۔ امام بخاری رحمہ اللہ کے حالات میں محمد بن منصور سے۔ محمد بن منصور روایت فرماتے ہیں:

''ہم ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری علیہ الرحمۃ کی مجلس میں تھے۔ ایک انسان نے اپنی داڑھی سے تنکا نکالا اور اسے زمین پر پھینک دیا۔ محمد بن منصور علیہ الرحمۃ کہتے ہیں کہ میں نے محمد بن اسماعیل بخاری علیہ الرحمۃ کو دیکھا کہ وہ اس تنکے اور لوگوں کی طرف دیکھ رہے تھے۔ جب لوگوں کی توجہ ہٹ گئی تو میں نے دیکھا کہ حضرت امام بخاری علیہ الرحمۃ نے اپنا دست اقدس بڑھایا اور تنکے کو زمین سے اُٹھایا اور اس تنکے کو اپنی آستین میں داخل کرلیا۔ حضرت امام بخاری علیہ الرحمۃ مسجد سے نکلے میں نے دیکھا کہ آپ نے تنکے کو نکالا اور اس تنکے کو زمین پر پھینک دیا''۔

حدیث نمبر 36

شیخ الحنابلۃ عبداللہ بن عقیل مختلف واسطوں کے ساتھ سندِ حدیث کو حضرت عمرو بن شعیب علیہ الرحمۃ تک پہنچاتے ہیں۔ وہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں خرید و فروخت کرنے سے منع فرمایا۔ اور یہ کہ اشعار پڑھے جانے سے اور یہ کہ گمشدہ چیز کو تلاش کیا جائے اور حلقوں سے جمعہ کے دن نماز سے پہلے۔

تشریح:۔

یعنی نماز جمعہ اور خطبہ سے قبل کسی قسم کا کوئی علمی مذاکرہ یا کوئی مجلس نہ لگائے بلکہ ہمہ تن گوش ہو کر خطبہ امام اور نماز جمعۃ المبارک ادا کرے۔

تخریج:۔

مسند احمد: ج ۲ ص ۱۷۹۔ امام احمد بن حنبل

سنن ابوداؤد۔ رقم الحدیث: ۱۰۷۹۔

ابن خزیمہ۔ رقم الحدیث: ۱۳

حدیث نمبر 37

شیخ الحنابلۃ شیخ عبداللہ بن عقیل اپنی سندِ حدیث کومختلف واسطوں کے ساتھ حدیث کوامام مسلم علیہ الرحمۃ تک پہنچاتے ہیں ۔حضرت امام مسلم علیہ الرحمۃ اپنی سندِ حدیث کومختلف واسطوں سے حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ تک پہنچاتے ہیں کہ بے شک حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے اس حال میں کہ وہ مسجد میں اشعار پڑھ رہے تھے۔وہ ان سے ناراض ہوئے۔

حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے کہا، تحقیق میں اس ذات کے سامنے اشعار پڑھتا تھا جو تجھ سے بہتر تھی (یعنی رسول اللہ ﷺ)

پھر حضرت حسان رضی اللہ عنہ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے انہوں نے کہا، میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں۔کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا؟ آپ ﷺ فرماتے تھے تو میری طرف سے جواب دے اللہ تعالیٰ جل جلالہ جبریل امین علیہ السلام کے ذریعے حسان کی مدد فرمائے۔حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں! اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی قسم

تخریج:۔

مسلم شریف۔کتاب فضائل الصحابۃ باب حسان بن ثابت

حدیث نمبر 38

شیخ الحنابلۃ شیخ عبداللہ بن عقیل اپنی سندِ حدیث کومختلف واسطوں کے ساتھ حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ تک حدیث کو پہنچاتے ہیں۔حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ لوگ مساجد کو بنانے میں باہم فخر کریں گے۔

تشریح:۔

مساجد کوفقط اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی رضا کے لئے بنانا چاہیے۔

تخریج:۔

مسند احمد: ج ۴ ص ۱۳۴ سنن نسائی: ج ۲ ص ۳۲

اوراس حدیث کی اسناد صحیح ہیں۔

حدیث نمبر 39

شیخ الحنابلۃ شیخ عبد اللہ بن عقیل اپنی سندِ حدیث کو مختلف واسطوں کے ساتھ حضرت امام زھری علیہ الرحمۃ تک پہنچاتے ہیں۔ وہ حضرت سالم علیہ الرحمۃ سے روایت کرتے ہیں اور حضرت سالم علیہ الرحمۃ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت فرماتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تم میں سے کسی کی بیوی مسجد میں جانے کی اجازت مانگے سو وہ اپنی بیوی کو منع نہ کرے۔

تخریج:۔

اخرجه مسلم فی کتاب الصلوٰۃ ۔ باب خروج النساء الی المساجد اذا لم یترتب عنیه فتنة (۴۴۲)

حدیث نمبر 40

شیخ الحنابلۃ شیخ عبداللہ بن عقیل اپنی سندِ حدیث کو مختلف واسطوں کے ساتھ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ تک پہنچاتے ہیں

۔انہوں نے فرمایا کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تم نہ روکو اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی بندیوں کو اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے گھروں سے اور چاہیے کہ وہ

گھروں سے نکلیں اس حال میں کہ وہ خوشبو لگانے والی نہ ہوں۔

آپ ﷺ کے فرمان "تفلات" کا معنیٰ یعنی وہ عورتیں خوشبو لگانے والی نہ ہوں۔

تخریج:۔

مسند امام شافعی علیہ الرحمۃ: ج ۱ ص ۱۰۲ مسند احمد بن حنبل علیہ الرحمۃ۔ ج ۲ ص ۴۳۸

اس حدیث کی سند جید ہے۔

اربعین کا اختتام ہوا اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

آج مؤرخہ ۱۳ نومبر ۲۰۱۹ء بروز بدھ بوقت صبح ۹ بجے ترجمہ مکمل ہوا۔

الأَرْبَعُونَ في فَضْلِ المَسَاجِدِ وَعِمَارَتِهَا

مِمَّا رَوَاهُ شَيْخُ الحَنَابِلَةِ

عَبْدُ اللهِ بْنُ عَقِيلٍ

بِأَسَانِيدِهِ عَنْ شُيُوخِهِ

تخريج

مُحَمَّدُ بْنُ نَاصِرٍ العَجْمِيّ

صححه وكتبه عبد الله بن عقيل (٢)

١ ـ أخبرنا الشيخ المعمر علي بن ناصر أبو وادي(١) إجازةً، أخبرنا الشيخ محمد نذير حسين الحسيني الدِّهْلوي، أخبرنا محمد إسحاق بن محمد أفضل بن أحمد الدهلوي، أخبرني جدي لأمي عبد العزيز بن ولي الله الدِّهلوي، أخبرنا أبي، أخبرنا أبو طاهر الكُوراني المدني، أخبرنا والدي الشيخ إبراهيم الكردي، أخبرنا حسن بن علي العجيمي المكي، أخبرنا محمد بن علاء الدِّين البابلي، أخبرنا سالم بن محمد السنهوري، أخبرنا محمد بن أحمد الغَيْطي، أخبرنا زكريا بن محمد الأنصاري، أخبرنا أحمد بن علي بن حجر

(١) وُلد الشيخ علي بن ناصر بن وادي في عنيزة من أعمال القصيم سنة (١٢٧٣هـ) وقرأ على علمائها، وأخذ عن علماء بريدة كالشيخ سليمان بن مقبل، والشيخ محمد بن عمر بن سليم، ثم سافر إلى الرياض وقرأ على الشيخ عبد اللطيف بن عبد الرحمن بن حسن وغيره، ثم رحل إلى الهند وشرع في القراءة على الشيخ المحدث نذير حسين وأخذ عنه سند الأمهات الستة وغيرها، وعاد بعدها إلى بلده عنيزة فأم ودرس في مسجد (الجديدة) بها، وأخذ عنه جماعة الأمهات الست وغيرها، توفي سنة (١٣٦١هـ). «علماء نجد خلال ثمانية قرن» (٥/ ٣٠٥)، و«روضة الناظرين عن مآثر علماء نجد وحوادث السنين» للقاضي (٢/ ١٢٦).

(٢) هذا خط شيخنا العقيل وسيتكرر بجانب كل إسناد جرياً على طريقة المحدِّثين، وذلك حينما أطلعته حفظه الله على «ثبت إبراهيم القرشي القلقشندي» الذي كان يوقع تحت كل رواية له.

العسقلاني، أخبرنا جماعة منهم: إبراهيم بن أحمد بن عبد الواحد البعلي، نزيل القاهرة، أخبرنا أبو العباس أحمد بن أبي طالب الصالحي الحجار المعروف بابن الشحنة، أخبرنا الحسين بن المبارك الزَّبيدي، أخبرنا عبد الأول بن عيسى السِّجزي، أخبرنا عبد الرحمن بن محمد بن المظفر الداودي، أخبرنا عبد الله بن محمد بن حمويه، أخبرنا محمد بن يوسف الفِربري، **أخبرنا محمد بن إسماعيل البخاري:**

حَدَّثَنَا مُوسَىٰ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ الله، أَيُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ في الأَرْضِ أَوَّلاً؟ قَالَ: **«اَلْمَسْجِدُ الْحَرَامُ»**، قَالَ: قلت: ثُمَّ أَيٌّ؟ قال: **«اَلْمَسْجِدُ الأَقْصَىٰ»**، قلت: كَمْ كَانَ بَيْنَهُمَا؟ قال: **«أَرْبَعُونَ سَنَةً، ثُمَّ أَيْنَمَا أَدْرَكَتْكَ اَلصَّلاةُ بَعْدُ فَصَلِّهِ، فَإِنَّ اَلْفَضْلَ فِيهِ»**.

أخرجه البخاري، في كتاب الأنبياء (٣٣٦٦)، ومسلم في كتاب المساجد ومواضع الصلاة (٥٢٠).

* * *

٢ ـ أخبرنا الشيخ علي بن ناصر أبو وادي إجازةً، أخبرنا نذير حسين الدهلوي، أخبرنا محمد إسحاق الدهلوي، أخبرنا الشاه عبد العزيز بن ولي الله أحمد بن عبد الرحيم الدهلوي، أخبرنا والدي، أخبرنا أبو طاهر الكوراني، أخبرنا والدي، أخبرنا سلطان بن أحمد المَزّاحي، أخبرنا أحمد بن خليل السبكي، عن النجم الغَيْطي، عن زكريا الأنصاري، عن رضوان بن محمد العقبي القاهري، أخبرنا محمد ابن محمد بن عبد اللطيف الرَّبعي، أخبرنا عبد الرحمن بن محمد بن عبد الحميد بن عبد الهادي المقدسي، أخبرنا أحمد بن عبد الدائم بن نعمة المقدسي، أخبرنا محمد بن علي بن صدقة الحراني، أخبرنا محمد بن الفضل الفُراوي، أخبرنا عبد الغافر بن محمد الفارسي النيسابوري، أخبرنا محمد بن عيسى الجُلُودي، أخبرنا إبراهيم بن محمد بن سفيان النيسابوري، أخبرنا مسلم بن الحجاج النيسابوري:

صحح وكتبه عبد الله بن عقيل

حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، جَمِيعاً عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ.

قَالَ عَمْرٌو: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ: «لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ: مَسْجِدِي هَٰذَا، وَمَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَمَسْجِدِ الْأَقْصَى».

هذا لفظ مسلم، وقد أخرجه في كتاب الحج، باب لا تشد الرِّحال إلَّا إلى ثلاثة مساجد (١٣٩٧)، وأخرجه البخاري في كتاب فضل الصلاة في مَسْجِدِ مكة والمدينة، باب فضلِ الصلاةِ في مَسْجِدِ مَكَّة والمدينة (١١٨٨).

* * *

صحيح وكتبه عبدالله بن عقيل

٣ ـ أخبرنا الشيخ عبد الغني الدقر[(١)] إجازة، عن محمد بن جعفر الكتاني المالكي عن عبد الله بن عودة بن عبد الله صوفان القدومي النابلسي الحنبلي، عن حسن بن عمر الشطي الدِّمشقي الحنبلي عن مصطفى السيوطي الرحيباني، عن أحمد البعلي، عن عبد القادر التغلبي، عن أبي المواهب الحنبلي، عن أبيه عبد الباقي، عن الشهاب أحمد بن علي الوفائي، عن موسى بن أحمد الحجاوي، عن عمر بن إبراهيم بن عبد الله بن مفلح، عن أحمد بن الحسن بن عبد الهادي، عن محمد بن أحمد بن عبد الله بن أبي عمر المقدسي، عن علي بن أحمد بن عبد الواحد المعروف بابن البخاري، عن حنبل بن عبد الله الرصافي، عن أبي القاسم هبة الله بن محمد بن عبد الواحد بن الحسين، عن أبي علي الحسن بن علي بن المُذْهب الواعظ، عن أبي بكر أحمد بن جعفر بن حمدان القَطيعي، عن أبي عبد الرحمن عبد الله بن أحمد بن محمد بن حنبل، عن الإمام أحمد بن محمد بن حنبل:

حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو إِسْحَاقَ

---

(١) هو الشيخ عبد الغني بن محمد علي الدقر الدّمشقي وُلد سنة (١٣٣٥هـ) ودرس على والده، ومحمد بدر الدين الحسني، وأجازه جماعة، منهم: محمد أمين سويد ومحمود رشيد العطار، ومحمد بن جعفر الكتاني، وهو عالم لغوي فقيه شافعي، من أشهر مؤلفاته المفيدة «معجم القواعد العربية» توفي سنة (١٤٢٣هـ) أفرد أسانيده نور الدين طالب، وترجم له إياد الطباع ترجمة مستقلة طبعت في دار القلم بدمشق.

الفِزَارِيُّ، حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الدَّيْلَمِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ:

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوُدَ عَلَيْهِ ٱلسَّلَامُ سَأَلَ اللَّهَ ثَلاثاً، فَأَعْطَاهُ اثْنَتَيْنِ، وَنَحْنُ نَرْجُو أَنْ تَكُونَ لَهُ ٱلثَّالِثَةَ: فَسَأَلَهُ حُكْماً يُصادِفُ حُكْمَهُ، فَأَعْطَاهُ اللَّهُ إِيَّاهُ، وَسَأَلَهُ مُلْكاً لا يَنْبَغِي لأَحَدٍ مِنْ بَعْدِهِ، فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ، وَسَأَلَهُ أَيُّمَا رَجُلٍ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ لَا يُرِيدُ إِلَّا ٱلصَّلاةَ فِي هٰذا ٱلْمَسْجِدِ خَرَجَ مِنْ خَطِيئَتِهِ مِثْلَ يَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ، فَنَحْنُ نَرْجُو أَنْ يَكُونَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَعْطَاهُ إِيَّاهُ».

أخرجه أحمد (٢/١٧٦) وهذا لفظه، وأخرجه ابن حبان (١٦٣٣ ـ الإحسان)، والحاكم في «المستدرك» (٢/ ٤٣٤)، وصححه الحافظ ابن حجر في «فتح الباري» (٦/ ٤٠٨).

* * *

٤ ـــ وبالسند المتقدم في الحديث رقم (١) إلى البخاري قال:

حَدَّثَنا عبدُ اللّٰهِ بنُ يوسفَ قال: أخبرَنَا مالكٌ عَنْ زيدِ بنِ رَبَاحٍ وعُبيدِ اللّٰهِ بنِ أبـي عبدِ اللّٰهِ الأغرِّ، عن أبـي عبدِ اللّٰهِ الأَغَرِّ، عن أبـي هريرةَ رضيَ اللّٰهُ عنهُ أن النبـيَّ ﷺ قال:

«صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَـٰذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلَّا ٱلْمَسْجِدَ ٱلْحَرَامَ».

أخرجه البخاري في كتاب فَضْلِ الصَّلاة في مسجد مَكَّة والمدينة، باب فضل الصلاة في مسجد مكة والمدينة (١١٩٠)، ومسلم في كتاب الحج، باب فضل الصلاة بمسجدي مكة والمدينة (١٣٩٤).

* * *

صحيح وكتبه
عبدالله بن عقيل

٥ ــ وبالسند المتقدم في الحديث رقم (٢) إلى مسلم قال:

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ حُمَيْدٍ الْخَرَّاطِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: مَرَّ بِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قُلْتُ لَهُ: كَيْفَ سَمِعْتَ أَبَاكَ يَذْكُرُ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَىٰ؟

قَالَ: قَالَ أَبِي: دَخَلْتُ عَلَىٰ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي بَيْتِ بَعْضِ نِسَائِهِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْمَسْجِدَيْنِ الَّذِي أُسِّسَ عَلَىٰ التَّقْوَىٰ؟ قَالَ: فَأَخَذَ كَفًّا مِنْ حَصْبَاءَ فَضَرَبَ بِهِ الأَرْضَ. ثُمَّ قَالَ: «هُوَ مَسْجِدُكُمْ هَـٰذَا» (لِمَسْجِدِ الْمَدِينَةِ). قَالَ: فَقُلْتُ: أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ أَبَاكَ هَـٰكَذَا يَذْكُرُهُ.

أخرجه مسلم في كتاب الحج، باب بيان المسجد الذي أسس على التقوى هو مسجده ﷺ (١٣٩٨).

وقد حصل خلاف بين أهل العلم في المراد بالمسجد الذي أُسس على التقوى هل هو مسجد النبي ﷺ أو مسجد قباء؟

قال شيخ الإسلام ابن تيمية بعد كلام له: «فتبين أن كلا المسجدين أُسس على التقوى، لكن مسجد المدينة أكمل في هذا النعت، فهو أحق بهذا الاسم»(١)، ونحوه كلام الحافظ ابن حجر في «فتح الباري» (٧/ ٢٤٥).

* * *

(١) «مجموع الفتاوى» له (٢٧/ ٤٠٦).

صحيح وكتبه عبدالله بن عقيل

٦ ـ أخبرنا الشيخ عبد الحق بن عبد الواحد الهاشمي [(١)] إجازةً، عن حسين بن حيدر الهاشمي وعبد التواب بن عبد الوهاب الإسكندرآبادي، عن حسين بن محسن الأنصاري، عن محمد بن ناصر الحازمي، عن محمد بن علي الشوكاني، عن صديق بن علي المزجاجي، عن سليمان بن يحيى الأهدل، عن أحمد بن محمد الأهدل، عن أحمد بن محمد النخلي، عن إبراهيم الكردي، عن أحمد بن محمد المدني، عن الشمس الرملي، عن زكريا الأنصاري، عن عبد الرحيم بن محمد الفرات، عن محمود بن خليفة المنبجي، عن عبد المؤمن بن خلف الدمياطي، عن علي بن الحسين بن المُقير، عن أحمد بن علي بن خلف الشيرازي، **أخبرنا محمد بن عبد الله بن محمد الحاكم:**

حَدَّثَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدِ الْقَنْطَرِيُّ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِي بِمَرْوٍ، قَالا: ثَنَا الْحَارِثُ بْنُ أَبِي أُسَامَةَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَىٰ بْنِ الطَّبَّاعِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْحَزَّامِيُّ قَالَ:

سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ بْنَ سَهْلِ بْنِ حَنِيفٍ يَقُولُ: قَالَ أَبِي:

(١) هو العالم المسند الشيخ عبد الحق بن عبد الواحد الهاشمي العمري، وُلد في الهند سنة (١٣٠٢هـ) وطلب العلم في صغره، فأخذ عن علماء عصره في الديار الهندية والحرمين الشريفين وغيرها، وقد أفاض في ذكر شيوخه وما أخذه عنهم في ترجمته لنفسه المطبوعة ضمن رسائله في المجموعة الثالثة (ص ١٢٥ ـ ١٤٣) كما ذكرهم في ثبته الكبير الذي لم يطبع بعد، ودرس في المسجد الحرام من سنة (١٣٦٧هـ) إلى وفاته سنة (١٣٩٢هـ).

قَالَ رَسُولُ اللَّـهِ ﷺ: «مَنْ خَرَجَ حَتَّى يَأْتِيَ هَـٰذا الْمَسْجِدَ ــ يعني مسجد قباء ــ فَيُصَلِّي فِيهِ، كَانَ كَعَدْلِ عُمْرَةٍ».

أخرجه الحاكم، وهذا لفظه في «المستدرك» (٣/ ١٢)، وأخرجه أحمد (٣/ ٤٨٧)، والبخاري في «التاريخ الكبير» (١/ ٩٦)، والنسائي (٢/ ٣٧)، وابن ماجه (١٤١٢)، والبيهقي في «شعب الإيمان» (٣٨٩٣)، وقال الحاكم بعده: «صحيح الإسناد» ووافقه الذهبي، وصححه الحافظ العراقي في «تخريج الإحياء» (١/ ٢٦٠).

ومحمد بن سليمان هو الكرماني وثقه ابن حبان في «الثقات» (٧/ ٣٧٩)، وروى عنه ثمانية من الرواة كما ذكره المزي في «تهذيب الكمال» (٢٥/ ٣٠٦)، وقد تُوبع عند البخاري في «التاريخ الكبير» (٨/ ٣٧٩)، وعند ابن شبة في «تاريخ المدينة» (١/ ٤١).

وله شاهد عند الترمذي (٣٢٤)، وابن ماجه (١٤١١) وغيرهما من حديث أُسيد بن ظُهير وإسناده ضعيف لجهالة أحد رواته، فصحَّ الحديث بطرقه وشاهده. وهذا الحديث يدل على فضل الصلاة في مسجد قباء وأنها تعدل عمرة.

* * *

صحيح وكتبه عبدالله بن عقيل

٧ ــ وبالسند المتقدم إلى مسلم برقم (٢) قال:

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِـي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّـهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّـهِ. ح.

وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّـهِ بْنِ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا أَبِـي، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّـهِ عَنْ نَافِـعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

كَانَ رَسُولُ اللَّـهِ ﷺ يَأْتِي مَسْجِدَ قُبَاءٍ، رَاكِباً وَمَاشِياً، فَيُصَلِّي فِيهِ رَكْعَتَيْنِ.

قَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي رِوَايَتِهِ: قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ: فَيُصَلِّي فِيهِ رَكْعَتَيْنِ.

أخرجه مسلم في كتاب الحج، باب فضل مسجد قباء، وفضل الصلاة فيه وزيارته (١٣٩٩)، وهو في البخاري، كتاب فضل الصلاة في مسجد مكة والمدينة، باب إتيان مسجد قباء ماشياً وراكباً (١١٩٤).

* * *

٨ ـ أخبرنا الشيخ عبد الله بن محمد القرعاوي[١] إجازة، أخبرنا الشيخ أحمد الله بن أمير القرشي، أخبرنا حسين بن محسن الأنصاري الخزرجي، أخبرنا محمد بن ناصر الحازمي، أخبرنا محمد بن علي الشوكاني، عن عبد القادر الكوكباني، عن سليمان بن يحيى الأهدل، عن أحمد بن محمد الأهدل، عن عبد الله بن سالم البصري، عن محمد بن علاء الدين البابلي، عن سالم بن محمد السنهوري، عن النجم الغيطي، عن زكريا الأنصاري، عن الحافظ ابن حجر العسقلاني، عن إبراهيم بن أحمد البعلي، عن أحمد بن أبي طالب الحجار، عن الحسين بن المبارك الزَّبيدي، عن أبي الوقت عبد الأول بن عيسى بن شعيب السِّجزي، عن عبد الرحمن بن محمد بن المظفر الدَّاودي، عن عبد الله بن أحمد بن حمويه، أخبرنا محمد بن يوسف الفِربري، أخبرنا

صحيح وكتبه عبدالله بن عقيل

---

(١) هو الشيخ عبد الله بن محمد القرعاوي، ولد في عنيزة من أعمال القصيم سنة (١٣١٥هـ)، وأخذ العلم عن الشيخ عبد الله بن محمد آل مانع، كما رحل إلى بريدة وأخذ عن الشيخ عبد الله بن سليم، ثم ارتحل إلى الهند للتزود من العلم سنة (١٣٤٤هـ) والتحق بالمدرسة الرحمانية بدلهي، وتلقى علم الحديث عن علمائها، ثم عاد إلى بلده وارتحل إلى الرياض فأخذ عن العلامة محمد بن إبراهيم، ورحل إلى الإحساء فأخذ عن قاضيها عبد العزيز بن بشر، ورحل إلى قطر وأخذ عن محمد بن مانع بها، ثم عاد إلى الهند فأخذ عن الشيخ أحمد الله بن أمير القرشي الدهلوي وأجازه إجازة مطولة، ثُمَّ تفرغ للعطاء ورحل إلى بلاد الجنوب من المملكة العربية السعودية فنشر فيها العلم والإصلاح، وتخرَّج على يديه طلاب العلم الذين صاروا من بعده قضاة وخطباء وعلماء، توفي سنة (١٣٨٩هـ). «علماء نجد خلال ستة قرون» لابن بسام (٢/ ٦٣٠ ــ ط الأولى).

محمد بن إسماعيل البخاري:

حَدَّثنا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ بُكَيْراً حَدَّثَهُ أَنَّ عاصمَ بنَ عُمَرَ بنَ قتادةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللَّهِ الخولانيَّ أَنَّهُ:

سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَقُولُ ـ عِنْدَ قَوْلِ النَّاسِ فِيهِ حِينَ بَنَى مَسْجِدَ الرَّسُولِ ﷺ ـ : إِنَّكُمْ أَكْثَرْتُمْ، وَإِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ بَنَى مَسْجِداً ـ قَالَ بُكَيْرٌ: حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ ـ يَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللَّهِ، بَنَى اللَّهُ لَهُ مِثْلَهُ فِي الجَنَّةِ».

أخرجه البخاري في كتاب الصلاة، باب من بنى مسجداً (٤٥٠)، ومسلم في كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب فضل بناء المساجد والحثّ عليها (٥٣٣).

قال العلامة علي بن خلف بن بطّال في «شرح صحيح البخاري» (٢/ ١٠١):

«المساجد بيوت الله وقد أضافها الله إلى نفسه بقوله: ﴿إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَٰجِدَ ٱللَّهِ مَنْ ءَامَنَ بِٱللَّهِ وَٱلْيَوْمِ ٱلْءَاخِرِ﴾ [التوبة: ١٨]، وحسبك بهذا شرفاً لها، وقال: ﴿فِي بُيُوتٍ أَذِنَ ٱللَّهُ أَن تُرْفَعَ ...﴾ الآية [النور: ٣٦]، فهي أفضل بيوت الدنيا، وخير بقاع الأرض، قد تفضل الله على بانيها بأن بنى له قصراً في الجنة، وأجرُ المسجد جارٍ لمن بناه في حياته، وبعد مماته ما دام يُذكرُ الله فيه ويصلَّى فيه، وهذا مما جازت المجازاة فيه من جنس الفعل».

* * *

صحيح وكتبه عبدالله بن عقيل

٩ ـ أخبرنا عبد الحق بن عبد الواحد الهاشمي إجازة، عن حسين بن حيدر الهاشمي، عن حسين بن محسن الأنصاري، عن محمد بن ناصر الحازمي، عن محمد عابد السندي، عن عمه محمد حسين الأنصاري، عن سليمان بن يحيى الأهدل، عن محمد بن أحمد السفاريني، عن الشهاب المنيني، عن شمس الدِّين البابلي، عن أحمد بن عيسى بن جميل الكَلْبي، والنور علي بن محمد الأجهوري، عن علي بن أبي بكر القرافي، عن جلال الدِّين السيوطي، عن محمد بن محمد المَلْتُوتي، عن أبي الفرج الغزي، أخبرنا يونس بن إبراهيم الدَّبوسي، عن أبي الحسن بن المُقَيَّر، عن أبي الكرم الشَّهْرَزوري، عن أبي الحسن بن المهتدي بالله، عن أبي الحسن الدارقطني، عن أبي عبد الله بن حِبَّان:

أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، حَدَّثَنَا قُطْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيم التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ بَنَى لِلَّهِ مَسْجِداً، وَلَوْ كَمَفْحَصِ قَطَاةٍ، بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتاً فِي الجَنَّةِ».

أخرجه ابن حبان في «صحيحه» كما في «الإحسان» (١٦١٠)، وأخرجه ابن أبي شيبة في «المصنف» (١/ ٣٠٩)، والطبراني في «الصغير» (٢/ ١٢٠)، والبيهقي في «السنن الكبرى» (٢/ ٤٣٧) وإسناده صحيح.

قال ابن الأثير في «النهاية» (٣/ ٤١٥): «مفحص القطاة: موضعها الذي

تجثم فيه وتبيض، كأنها تفحص عنه التراب: أي تكْشفه».

وقال المناوي في «فيض القدير» (٦/ ٩٦): «قال الزركشي: خص القطاة بالذكر دون غيرها لأن العرب تضرب به المثل في الصدق، ففيه رمز المحافظة على الإخلاص في بنائه والصدق في إنشائه»[١].

* * *

---

(١) قال شيخنا العقيل تعليقاً على هذا الكلام: «وهذا بعيد؛ وإنما المراد صغر المسجد». اهـ.

١٠ ـ أخبرنا الشيخ عبد الله بن محمد القرعاوي إجازة، أخبرنا صححه وكتبه عبدالله بن عقيل

الشيخ أحمد الله بن أمير القرشي، أخبرنا حسين بن محسن الأنصاري الخزرجي، أخبرنا محمد بن ناصر الحازمي، أخبرنا محمد بن علي الشوكاني، عن عبد القادر الكوكباني، عن سليمان بن يحيى الأهدل، عن أحمد بن محمد الأهدل، عن عبد الله بن سالم البصري، أخبرنا محمد بن علاء الدِّين البابلي، أخبرنا سالم بن محمد السنهوري، عن النجم محمد بن أحمد الغيطي، عن زكريا الأنصاري، أخبرنا أبو النعيم رضوان بن محمد العقبي، أخبرنا أبو طاهر محمد بن محمد بن عبد اللطيف بن الكُوَيْك، عن أبي الفرج عبد الرحمن بن عبد الحميد بن عبد الهادي الحنبلي، عن أبي العباس أحمد بن عبد الدائم النابلسي، عن محمد بن علي بن صدقة الحراني، عن محمد بن الفضل الفُراوي، عن عبد الغافر بن محمد الفارسي، أخبرنا محمد بن عيسى الجُلُودي، أخبرنا إبراهيم بن محمد بن سفيان، أخبرنا مسلم بن الحجاج القُشيري النَّيسابوري، قال:

حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ مُوسَىٰ الأَنْصَارِيُّ، قَالاَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، حَدَّثَنِي ابنُ أَبِي ذُبَابٍ، فِي رِوَايَةِ هَارُونَ، وَفِي حَدِيثِ الأَنْصَارِيِّ: حَدَّثَنِي الْحَارِثُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مِهْرَانَ مَوْلَى أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ:

أَنَّ رَسُولَ اللَّـهِ ﷺ قَالَ: «**أَحَبُّ الْبِلادِ إِلَى اللَّـهِ مَسَاجِدُهَا، وَأَبْغَضُ الْبِلَادِ إِلَى اللَّـهِ أَسْوَاقُهَا**».

أخرجه مسلم في «صحيحه»، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب فضل المساجد (٦٧١).

* * *

صحيح وكتبه
عبدالله بن عقيل

١١ ـ وبالسند المتقدم برقم (٩) إلى ابن حبان قال:

أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ هِشَامَ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِبِنَاءِ المساجِدِ في الدُّورِ، وَأَنْ تُطَيَّبَ وَتُنَظَّفَ.

أخرجه ابن حبان كما في «الإحسان» ذكر الأمر بتنظيف المساجد وتطييبها (١٦٣٤)، وأخرجه أبو داود (٤٥٥)، وابن ماجه (٧٥٩). وإسناده صحيح.

قال الحافظ ابن رجب في «فتح الباري» (٣/ ١٧٤): «قَالَ أكثرُ المتقدمين: المرادُ بالدُّورِ هنا: القبائلُ، كقوله ﷺ: «خيرُ دورِ الأنصارِ: دارُ بَنِي عبدِ الأشهلِ، ثم دارُ بني الحارثِ بنِ الخزرجِ، ثم دار بني ساعدةَ، وفي كلِّ دورِ الأنصار خيرٌ».

وبهذا فسَّرَ الحديثَ: سفيانُ الثوريُّ، ووكيعُ بنُ الجراح، وغيرهما».

* * *

صحيح وكتبه
عبدالله بن عقيل

١٢ ــ أخبرنا الشيخ علي بن ناصر أبو وادي إجازةً، أخبرنا الشيخ نذير حسين الدهلوي، أخبرنا محمد إسحاق الدهلوي، أخبرنا الشاه عبد العزيز بن ولي الله أحمد بن عبد الرحيم الدهلوي، أخبرنا أبي، أخبرنا أبو طاهر بن إبراهيم الكُوراني، أخبرنا الحسن العُجَيمي، أخبرنا محمد بن العلاء البابلي، أخبرنا أبو النجا سالم بن محمد السَّنْهوري، أخبرنا النجم أحمد بن محمد الغَيْطي، أخبرنا زكريا الأنصاري، أخبرنا رضوان بن محمد المستملي، أخبرنا علي بن أحمد بن سلامة السُّلَمي، أخبرنا أبو الفرج عبد الرحمن بن علي التغلبي المعروف بابن القاري، أخبرنا أبو الحسن علي بن نصر الله الصواف، أخبرنا أبو بكر عبد العزيز بن أحمد بن عمر بن باقا البغدادي، أخبرنا أبو زرعة طاهر بن محمد بن طاهر المقدسي، أخبرنا عبد الرحمن بن حَمْد الدُّوني، أخبرنا أبو بكر محمد بن إسحاق بن السُّنِّي، أخبرنا **أبو عبد الرحمن أحمد بن شعيب النّسائي**:

أَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، عَنْ مُلاَزِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّـهِ بْنُ بَدْرٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ، عَنْ أَبِيهِ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ، قَالَ:

خَرَجْنَا وَفْداً إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَبَايَعْنَاهُ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ، وَأَخْبَرْنَاهُ أَنَّ بِأَرْضِنَا بِيعَةً لَنَا، فَاسْتَوْهَبْنَاهُ مِنْ فَضْلِ طَهُورِهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ وَتَمَضْمَضَ، ثُمَّ صَبَّهُ فِي إِدَاوَةٍ، وَأَمَرَنَا فَقَالَ: «اُخْرُجُوا فَإِذَا أَتَيْتُمْ أَرْضَكُمْ فَاكْسِرُوا بِيعَتَكُمْ، وَانْضَحُوا مَكَانَهَا بِهَـٰذَا الْمَاءِ، وَاتَّخِذُوهَا مَسْجِداً».

قُلْنَا: إِنَّ الْبَلَدَ بَعِيدٌ وَالْحَرَّ شَدِيدٌ وَالْمَاءَ يَنْشَفُ فَقَالَ: «مُدُّوهُ مِنَ الْمَاءِ فَإِنَّهُ لَا يَزِيدُهُ إِلَّا طِيباً».

فَخَرَجْنَا حَتَّى قَدِمْنَا بَلَدَنَا، فَكَسَرْنَا بِيعَتَنَا ثُمَّ نَضَحْنَا مَكَانَهَا وَاتَّخَذْنَاهَا مَسْجِداً، فَنَادَيْنَا فِيهِ بِالْأَذَانِ، قَالَ: وَالرَّاهِبُ رَجُلٌ مِنْ طَيِّىءٍ، فَلَمَّا سَمِعَ الْأَذَانَ قَالَ: دَعْوَةُ حَقٍّ، ثُمَّ اسْتَقْبَلَ تَلْعَةً مِنْ تِلَاعِنَا فَلَمْ نَرَهُ بَعْدُ.

أخرجه النسائي (٢/٣٨)، وإسناده جيد.

* * *

صحح وكتبه عبدالله بن عقيل

١٣ ـ أخبرنا الشيخ عبد الغني الدقر، عن محمد أمين بن محمد سويد الدِّمشقي، عن عبد الغني الغُنيمي الميداني الدِّمشقي، عن عبد الرحمن بن محمد بن عبد الرحمن الكُزْبري الدِّمشقي، عن مصطفى بن أحمد بن رحمة الله الرحمتي الأيوبي، عن صالح الجنيني، عن حسن العجيمي، عن علي الأجهوري، عن الشمس الرملي، عن زكريا الأنصاري، عن ابن حجر العسقلاني، عن أبي بكر بن إبراهيم بن محمد الصَّالحي، عن أبي عبد الله بن الزراد، عن أبي علي الحسن بن محمد البكري، عن أبي روح عبد المعز الهروي، عن زاهر بن طاهر الشحامي، عن أبي سعد الكنجرودي وأحمد المقبري ومحمد بن محمد الوراق وسعيد بن منصور القُشيري وأبي القاسم بن أبي الفضل الغازي، أخبرنا أبو طاهر محمد بن الفضل بن محمد بن إسحاق بن خزيمة، ثنا أبو بكر محمد بن إسحاق بن خزيمة:

ثنا يونس بن عبد الأعلى، ثنا ابن وهب، أخبرنا ابن أبي ذئب، عن سعيد بن أبي سعيد المُقْبُري، عن سعيد بن يسار، عن أبي هريرة:

عن رسول الله ﷺ قال: **«لَا يُوَطِّنُ الرَّجُلُ الْمَسَاجِدَ لِلصَّلَاةِ إِلَّا تَبَشْبَشَ اللَّهُ بِهِ مِنْ حِينِ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ، كَمَا يَتَبَشْبَشُ أَهْلُ الْغَائِبِ بِغَائِبِهِمْ إِذَا قَدِمَ عَلَيْهِمْ»**.

أخرجه ابن خزيمة في «صحيحه» (١٥٠٣)، وأخرجه أحمد (٢/ ٣٢٨)، وابن ماجه (٨٠٠)، وقال البوصيري في «مصباح الزجاجة» (١/ ٢٨١): «إسناده

صحيح»، وأخرجه الحاكم في «المستدرك» (١/ ٢١٣) وصححه ووافقه الذهبي، وهو كما قالوا.

ومعنى قوله: «يَتَبَشْبَش» أي يفرح ويُسر، وهذا مثل ضربه لتلقيه إياه ببره وتقريبه وإكرامه. قاله ابن الأثير في «النهاية» (١/ ١٣٠).

* * *

١٤ ــ وبالسند المتقدم في الحديث رقم (١) إلى البخاري قال:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَنْ عُبَيْدِ اللَّـٰهِ، قَالَ: حَـدَّثَنِي خُبَيْبُ بـنُ عبـدِ الـرَّحْمـٰنِ، عَـنْ حفـصِ بْـنِ عَـاصِـمٍ، عَـنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّـٰهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ: الإِمَامُ العَادِلُ، وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ رَبِّهِ، وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ، وَرَجُلانِ تَحَابَّا فِي اللَّـٰهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ، وَرَجُلٌ طَلَبَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمال فَقَالَ: إِنِّي أَخَافُ اللَّـٰهَ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ أَخْفَى حَتَّى لا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ، وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّـٰهَ خَالِياً فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ».

أخرجه البخاري في كتاب الأذان، باب من جلس في المسجد ينتظر الصلاة، وفضل المساجد (٦٥٩)، ومسلم في كتاب الزكاة، باب فضل إخفاء الصدقة (١٠٣١).

قال الحافظ ابن رجب في سياق شرحه لهذا الحديث في «فتح الباري» (٦/٤٧):

«والثَّالِثُ: الرجلُ المعلَّقُ قلبُهُ بالمساجِدِ، وفي رِوايةٍ: إذا خرجَ منه حتَّى يَعودَ إليهِ ــ فهو يحبُّ المسجدَ ويألفُهُ لعبادةِ اللَّـٰهِ فيه، فإذا خرجَ منه تعلَّقَ قلبُه به حتَّى يرجعَ إليه ــ . وهذا إنَّما يحصلُ لِمَنْ ملكَ نفسَه وقادَها إلى طاعةِ اللَّـٰهِ فانقادتْ له؛ فإنَّ الهوى إنَّما يدعو إلى محبةِ مواضعِ اللهو واللعبِ إمَّا المباحِ أو المحظورِ، ومواضعِ التجارةِ واكتسابِ الأموالِ. فلا يقْصرُ نفسَه على محبةِ بقاعِ العبادةِ إلاَّ من خالفَ هواه، وقدَّمَ عليه محبةَ مولاه، وقدْ مدحَ عُمَّارَ

المساجد في قوله: ﴿ فِي بُيُوتٍ أَذِنَ ٱللَّهُ أَن تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيهَا ٱسْمُهُۥ يُسَبِّحُ لَهُۥ فِيهَا بِٱلْغُدُوِّ وَٱلْآصَالِ ۝٣٦ رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَٰرَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَن ذِكْرِ ٱللَّهِ وَإِقَامِ ٱلصَّلَوٰةِ وَإِيتَآءِ ٱلزَّكَوٰةِ يَخَافُونَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيهِ ٱلْقُلُوبُ وَٱلْأَبْصَٰرُ ۝٣٧ لِيَجْزِيَهُمُ ٱللَّهُ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا۟ وَيَزِيدَهُم مِّن فَضْلِهِۦ ۗ وَٱللَّهُ يَرْزُقُ مَن يَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝٣٨ ﴾ [النور: ٣٦ ــ ٣٨].

* * *

١٥ ــ وبالسند المتقدم في الحديث رقم (٩) إلى ابن حبان قال:

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْمُعَافَى ٱلْعَابِدُ بِصَيْدَا، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي ٱلْعَاتِكَةِ، قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ حَبِيبٍ ٱلْمُحَارِبِيّ.

عَنْ أَبِي أُمامة أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «ثَلاثَةٌ كُلُّهُمْ ضَامِنٌ عَلى اللَّهِ، إِنْ عَاشَ رُزِقَ وَكُفِيَ، وَإِنْ مَاتَ أَدْخَلَهُ اللَّهُ الجَنَّةَ: مَنْ دَخَلَ بَيْتَهُ فَسَلَّمَ؛ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللَّهِ، وَمَنْ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ؛ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلى اللَّهِ، وَمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ؛ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللَّهِ».

أخرجه ابن حبان في «صحيحه» كما في «الإحسان» (٤٩٩)، وأخرجه أبو داود (٢٤٩٤)، والحاكم في «المستدرك» (٢/ ٧٣)، والبيهقي في «السنن» (٩/ ١٦٦)، وإسناده جيد.

* * *

صحيح وكتبه عبدالله بن عقيل

١٦ ـ وبالسند المتقدم في الحديث رقم (١) **إلى البخاري قَالَ**:

حَدَّثَنَا عليُّ بن عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنا يَزِيدُ بْنُ هَارونَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «**مَنْ غَدَا إلى الْمَسْجِدِ أَوْ رَاحَ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُ نُزُلَهُ مِنَ الجَنَّةِ كُلَّمَا غَدَا أَوْ راحَ**».

أخرجه البخاري في كتاب الأذان، باب فضل من غدا إلى المسجد ومَن راح (٦٦٢)، ومسلم كتاب المساجد ومواضع الصلاة (٦٦٩).

قال الحافظ ابن رجب الحنبلي في «فتح الباري» (٦/ ٥٣):

«الغدوُّ: يكونُ من أول النهار، والرواحُ: يكونُ من آخرِه بعدَ الزوالِ. وَقَدْ يُعَبَّرُ بأحدِهما عن الخروجِ والمشيِ سواءً كان قبلَ الزوالِ أو بعدَه كما في قوله ﷺ في الجمعةِ: «**مَنْ رَاحَ في السَّاعةِ الأولى فكأنَّما قرَّبَ بدنَةً**» على ما حَمَلَه عليه جمهورُ العلماءِ.

ومعنى الحديثِ: أن مَنْ خرجَ إلى المسجدِ للصلاةِ فإنَّه زائرُ اللَّهِ تعالى، واللَّهُ يعدُّ له نُزُلاً من المسجدِ كلَّما انطلقَ إلى المسجدِ، سواءً كانَ في أوَّلِ النهارِ أو آخرِهِ.

والنزلُ: هو ما يُعَدُّ للضيفِ عندَ نزولِهِ من الكرامةِ والتحفةِ».

* * *

صحيح وكتبه عبدالله بن عقيل

١٧ ــ أخبرنا الشيخ علي بن ناصر أبو وادي إجازةً، أخبرنا الشيخ نذير حسين الدهلوي، أخبرنا محمد إسحاق الدهلوي، أخبرنا الشاه عبد العزيز بن ولي الله أحمد بن عبد الرحيم الدهلوي، أخبرنا والدي، أخبرنا محمد وفد الله المكي بن محمد بن محمد بن سليمان المغربي، أخبرنا حسن العجيمي، وعبد الله بن سالم البصري، أخبرنا سلطان بن أحمد بن المَزَّاحي، أخبرنا أحمد بن خليل السبكي، أخبرنا النجم الغيطي، أخبرنا الشرف عبد الحق بن محمد السنباطي، أخبرنا البدر الحسن بن محمد بن أيوب النسابة، أخبرنا عمي الحسن بن أيوب النسابة، أخبرنا محمد بن جابر الوادي آشي، أخبرنا عبد الله بن محمد بن هارون القرطبي، أخبرنا أحمد بن يزيد بن أحمد بن بقي، أخبرنا محمد بن عبد الرحمن بن عبد الحق الخزرجي، أخبرنا محمد بن فرج مولى ابن الطلاع، أخبرنا القاضي يونس بن عبد الله بن مغيث الصفار، أخبرنا أبو عيسى بن يحيى بن عبد الله الليثي، أخبرنا عم أبي عبيد الله بن يحيى بن يحيى، أخبرنا أبي، أخبرنا مالك:

عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوبَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ:

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَا يَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا، وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ؟ إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ عِنْدَ الْمَكَارِهِ، وَكَثْرَةُ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ، وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ. فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ. فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ. فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ».

أخرجه مالك في «الموطأ» كتاب قصر الصلاة في السفر، باب انتظار الصلاة والمشي إليها (٥٥)، وأخرجه مسلم في كتاب الطهارة، باب فضل إسباغ الوضوء على المكاره (٤١).

* * *

١٨ ــ أخبرنا المسند المُحدِّث الشيخ عبد الحق بن عبد الواحد الهاشمي إجازة، أخبرنا الحسين بن حيدر القرشي وخليل بن محمد الأنصاري، أخبرنا حسين بن محسن الأنصاري اليماني، أخبرنا محمد بن ناصر الحازمي، أخبرنا محمد بن علي الشوكاني، أخبرنا عبد القادر بن أحمد الكوكباني، عن عبد الخالق بن أبي بكر المزجاجي، عن إبراهيم بن حسن الكردي، عن شمس الدِّين البابلي، عن أبي النَّجا سالم بن محمد، والزين عبد الرؤوف المُناوي، عن النَّجم محمد بن أحمد، عن الزين زكريا بن محمد، قال: أخبرنا العز أبو محمد بن الفُرات الحنفي، عن ست العرب بنت محمد بن علي البُخاري، عن جدها الفخر علي بن أحمد بن البُخاري، عن أبي رَوْح عبد المعز بن محمد الهَرَوي، قال: أخبرنا به تميم بن أبي سعيد الجُرْجاني، قال: أخبرنا أبو سعد محمد بن عبد الرحمن الكَنْجَرُوذِي، قال: أخبرنا أبو عمرو محمد بن أحمد بن حمدان النَّيْسَابُوري ثُمَّ الحِيْرِيّ سماعاً، قال: أخبرنا الحافظ أبو يعلى المَوْصلي:

حدَّثنا أحمد بن إبراهيم الدورقي، حدَّثنا صفوان بن عيسى الزهري، حدَّثنا الحارث بن عبد الرحمن، عن سعيد بن المسيب:

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قال: «إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ فِي الْمَكَارِهِ، وَإِعْمَالُ الأَقْدَامِ إِلَى الْمَسَاجِدِ، وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ يَغْسِلُ الْخَطَايَا غَسْلاً».

أخرجه أبو يعلى الموصلي في «مسنده» (٤٨٨)، وأخرجه البزار كما في «كشف الأستار» (٤٤٧)، والحاكم في «المستدرك» (١/ ١٣٢)، وصححه ووافقه الذهبي، وصححه الحافظ المنذري في «الترغيب والترهيب» (١/ ٢٩٨)، وقال الهيثمي في «مجمع الزوائد» (٢/ ٣٦): «ورجاله رجال الصحيح».

* * *

صححه وكتبه عبدالله بن عقيل

١٩ ــ وبالسند المتقدم في الحديث رقم (٢) إلى مسلم قال:

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِـي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ، جَمِيعاً عَنْ أَبِـي مُعَاوِيَةَ، قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِـي هُرَيْرَةَ؛ قَالَ:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «صَلاَةُ الرَّجُلِ فِي جَمَاعَةٍ تَزِيدُ عَلَى صَلاَتِهِ فِي سُوقِهِ بِضْعاً وَعِشْرِينَ دَرَجَةً. وَذَلِكَ أَنَّ أَحَدَهُمْ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ، لاَ يَنْهَزُهُ إِلاَّ الصَّلاة، لاَ يُرِيدُ إِلا الصَّلاَةَ، فَلَمْ يَخْطُ خَطْوَةً إِلاَّ رُفِـعَ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ، وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ، حَتَّى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ، فَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِي الصَّلاَةِ مَا كَانَتِ الصَّلاَةُ هِيَ تَحْبِسُهُ، وَالْمَلاَئِكَةُ يُصَلُّونَ عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مَجْلِسِهِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ. يَقُولُونَ: اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، اللَّهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ، مَا لَمْ يُؤْذِ فِيهِ، مَا لَمْ يُحْدِثْ فِيهِ».

أخرجه مسلم في كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب فضل صلاة الجماعة وانتظار الصلاة (٦٤٩)، وأخرجه البخاري في كتاب الأذان، باب فضل صلاة الجماعة (٦٤٧).

ومعنى قوله: «لاَ يَنْهَزُهُ إِلاَّ الصَّلاَةَ»، أي لا ينهضه ولا يقيمه.

* * *

صحيح وكتبه عبدالله بن عقيل

٢٠ ـ وبالسند المتقدم في الحديث رقم (٩) إلى ابن حبان قال:

أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةَ بْنُ يَحْيَىٰ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، أَنَّ أَبَا عُشَّانَةَ حَدَّثَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، أنه قال:

«إِذَا تَطَهَّرَ الرَّجُلُ، ثُمَّ أَتَى المَسْجِدَ يَرْعَى الصَّلَاةَ، كَتَبَ لَهُ كَاتِبَاهُ بِكُلِّ خَطْوَةٍ يَخْطُوهَا إِلَى المَسْجِدِ عَشْرَ حَسَنَاتٍ».

أخرجه ابن حبان كما في «الإحسان» (٢٠٤٥)، وأخرجه أحمد (٤/١٥٩)، وأبو يعلى في «مسنده» (١٧٤٧)، والطبراني في «الكبير» (١٧/٢٥٩)، والحاكم في «المستدرك» (١/ ٢١١)، وإسناده صحيح.

* * *

٢١ ــ وبالسند المتقدم في الحديث رقم (٢) إلى مسلم قال: صحيح وكتبه عبدالله بن عقيل

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا عَبْثَرٌ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ؛ قَالَ:

كَانَ رَجُلٌ، لَا أَعْلَمُ رَجُلاً أَبْعَدَ مِنَ الْمَسْجِدِ مِنْهُ. وَكَانَ لَا تُخْطِئُهُ صَلَاةٌ، قَالَ: فَقِيلَ لَهُ: أَوْ قُلْتُ لَهُ: لَوِ اشْتَرَيْتَ حِمَاراً تَرْكَبُهُ فِي الظَّلْمَاءِ وَفِي الرَّمْضَاءِ، قَالَ: مَا يَسُرُّنِي أَنَّ مَنْزِلِي إِلَى جَنْبِ الْمَسْجِدِ، إِنِّي أُرِيدُ أَنْ يُكْتَبَ لِي مَمْشَايَ إِلَى الْمَسْجِدِ، وَرُجُوعِي إِذَا رَجَعْتُ إِلَى أَهْلِي.

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «قَدْ جَمَعَ اللَّهُ لَكَ ذَٰلِكَ كُلَّهُ».

أخرجه مسلم في كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب فضل كثرة الخطا إلى المساجد (٦٦٣).

ومعنى قوله: «لا تخطئه»، أي: لا تفوته جماعة في صلاة.

* * *

٢٢ ـ أخبرنا الشيخ عبد الله بن محمد القرعاوي إجازةً، أخبرنا الشيخ أحمد الله بن أمير القرشي، أخبرنا حسين بن محسن الأنصاري اليماني، أخبرنا محمد بن ناصر الحازمي، أخبرنا محمد عابد السندي، أخبرنا عمي محمد حسين الأنصاري، عن أبي الحسن السندي، عن محمد حياة السندي، عن أحمد بن محمد النخلي، عن منصور بن عبد الرزاق بن صالح، عن سلطان المَزَّاحي، عن نور الدِّين علي الزِّيادي، عن أحمد بن حجر الهيتمي المكي، عن جلال الدِّين السيوطي، أخبرنا محمد بن مقبل الحلبي، عن الصلاح ابن أبي عمر، عن الفخر ابن البُخاري، عن عمر بن طَبَرْزد، عن إبراهيم الكروخي، عن أحمد بن ثابت بن الخطيب البغدادي، عن القاسم بن جعفر الهاشمي، عن أبي علي محمد بن أحمد اللؤلؤي، عن **الحافظ أبي داود سليمان بن الأشعث السِّجستاني** قال:

صحيح وكتبه عبد الله بن عقيل

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَنْ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: **«الأَبْعَدُ فَالأَبْعَدُ مِنَ الْمَسْجِدِ: أَعْظَمُ أَجْراً»**.

أخرجه أبو داود في «سننه» في كتاب الصلاة، باب ما جاء في فضل المشي إلى الصلاة (٥٥٦)، وأخرجه ابن ماجه (٧٨٢)، وإسناده صحيح، وأخرجه مسلم (٦٦٢)، ولفظه عنده: **«إن أعظم النَّاسِ أجراً في الصَّلاةِ أَبْعَدُهُم إِلَيها مَمشىً، فَأَبْعَدُهم»**.

* * *

صحيح وكتبه
عبدالله بن عقيل

٢٣ ـ أخبرنا الشيخ علي بن ناصر أبو وادي إجازةً، أخبرنا محمد إسحاق الدِّهلوي، أخبرنا الشاه عبد العزيز بن ولي الله أحمد بن عبد الرحيم الدهلوي، أخبرنا والدي، أخبرنا أبو طاهر بن إبراهيم الكُوراني الكردي، أخبرنا الحسن العُجيمي، أخبرنا محمد بن العلاء البابلي، عن سليمان بن عبد الدائم البَابِليّ، عن الجمال يوسف بن زكريا، عن والده، قال: أخبرنا العز عبد الرحيم بن الفُرات، عن أبـي العباس أحمد بن محمد بن الجُوخي، عن الفخر علي بن أحمد بن البُخاري سماعاً، عن أبِي حفص عمر بن محمد بن معمر بن طَبَرْزَذ البغدادي سماعاً، قال: أخبرنا به الشيخان: أبو البدر إبراهيم بن محمد بن منصور الكَرْخِي، وأبو الفتح مفلح بن أحمد بن محمد الدومي، قال: أخبرنا به الحافظ أبو بكر أحمد بن علي بن ثابت الخطيب البغدادي، عن أبـي عمر القاسم بن جعفر بن عبد الواحد الهاشمي، عن أبـي علي محمد بن أحمد اللُّؤلؤي، قال: أخبرنا أبو داود سليمان بن الأشعث السِّجستاني:

حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ مَعِينٍ، أَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ ٱلْحَدَّادُ، أَنَا إِسْمَاعِيلُ أَبُو سُلَيْمَانَ ٱلْكَحَّالُ، عَنْ عَبْدِ اللَّـهِ بْنِ أَوْسٍ، عَنْ بُرَيْدَةَ الأَسْلَمِيِّ:

عَنِ النَّبِـيِّ ﷺ قَالَ: «بَشِّرِ الْمَشَّائِينَ فِي الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّورِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

أخرجه أبو داود في كتاب الصلاة، باب ما جاء في المشي إلى الصلاة في الظلام (٥٦١)، وأخرجه الترمذي (٢٢٣)، والبغوي في «شرح السنة» (٤٧٣)،

وإسناده ضعيف؛ فيه عبد الله بن أوس الخزاعي لين الحديث، لكن الحديث صحيح بشواهده الكثيرة التي بمعناه ولفظه عن جماعة من الصحابة خرَّجها المنذري في «الترغيب والترهيب» (١/ ٢٨٠)، والهيثمي في «مجمع الزوائد» (٢/ ٣٠)، وقال الحافظ ابن رجب الحنبلي في «فتح الباري» (٦/ ٣٧٠): «روي من وجوهٍ كثيرة».

* * *

24 ـ وبالسند المتقدم في الحديث السابق إلى أبي داود قال:

حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْعَاتِكَةِ الأَزْدِيِّ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ هَانِئٍ الْعَنْسِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قال:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَتَى الْمَسْجِدَ لِشَيْءٍ فَهُوَ حَظُّهُ».

أخرجه أبو داود في «سننه» في كتاب الصلاة، باب في فضل القعود في المسجد (٤٧٢)، وإسناده حسن.

* * *

٢٥ ـ وبالسند المتقدم في الحديث رقم (٢) إلى مسلم قال:

صحيح وكتبه عبدالله بن عقيل

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ أَوْ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ، قَالَ:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ، فَلْيَقُلْ: اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ، وَإِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلْ: اللَّهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ».

أخرجه مسلم في كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب ما يقول إذا دخل المسجد (٧١٣).

* * *

٢٦ ـ أخبرنا الشيخ عبد الحق بن عبد الواحد الهاشمي إجازةً، عن حسين بن حيدر الهاشمي، عن حسين بن محسن الأنصاري، عن محمد بن ناصر الحازمي، عن محمد عابد السندي، عن عمه محمد حسين الأنصاري، عن سليمان بن يحيى الأهدل، عن محمد بن أحمد السفاريني، عن الشهاب المنيني، عن شمس الدِّين البابلي، عن الشَّيخ سالم بن حسن الشَّبْشِري، عن الشمس الرملي، عن الزين زكريا، عن محمد بن مقبل الحلبي، عن الصلاح بن أبي عمر، عن الفخر ابن البُخاري، عن منصور بن عبد المنعم الفُراوي، قال: أخبرنا محمد بن إسماعيل الفارسي، قال: أخبرنا الحافظ أبو بكرٍ أحمد بن الحُسين البَيهقي:

أَخبَرَنَا أَبُو ٱلْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ، أَنبَا أَبُو ٱلْحَسَن عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ٱلْمِصْرِيُّ، ثَنَا ٱلْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، ثَنَا عَمْرو بْنُ قُسَيْطٍ، ثَنَا عُبَيْدُ ٱللَّهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَة، عَنْ ٱلْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عَجْرَةَ:

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ: «يَا كَعْبُ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَأَحْسِنِ الْوُضُوءَ ثُمَّ خَرَجْتَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا تُشَبِّكَنَّ بَيْنَ أَصَابِعِكَ فَإِنَّكَ فِي صَلَاةٍ».

أخرجه البيهقي في «السنن الكبرى» (٣/ ٢٣٠، ٢٣١)، وأخرجه الطحاوي في «شرح مشكل الآثار» (٥٥٧٠)، وابن حبان كما في «الإحسان» (٢١٥٠) وإسناده حسن.

* * *

صححه وكتبه عبدالله بن عقيل

٢٧ ــ وبالسند المتقدم في الحديث رقم (٢) إلى مسلم قال:

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالاَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ. ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ، فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ».

أخرجه مسلم في كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب استحباب تحية المسجد بركعتين (٧١٤)، وأخرجه البخاري في كتاب الصلاة، باب إذا دخل المسجد فليركع ركعتين (٤٤٤).

قال الحافظ ابن رجب الحنبلي في «فتح الباري» (٣/ ٢٧٠ ــ ٢٧٢):

«وفي الحديثِ: الأمرُ لمن دخلَ المسجدَ أن يركعَ ركعتينِ قبلَ جلوسِه.

وهذا الأمرُ على الاستحبابِ دونَ الوجوبِ عندَ جميع العلماءِ المعتدِّ بهم، وإنَّما يُحكى القولُ بوجوبِهِ عن بعضِ أهلِ الظَّاهر.

وإنَّما اختلفَ العلماءُ: هل يُكرهُ الجلوسُ قبلَ الصَّلاةِ أم لا؟ فرُوِيَ عن طائفةٍ، منهم كراهةُ ذلك، منهم: أبو سلمة بنُ عبدِ الرحمن، وهو قولُ أصحابِ الشَّافعيِّ.

ورخَّصَ فيه آخرونَ، منهم: القاسمُ بن محمد، وابنُ أبي ذئبٍ، وأحمدُ بنُ حنبلٍ، وإسحاقُ بنُ راهويه.

قال أحمدُ: قد يدخلُ الرجلُ على غيرِ وضوءٍ، ويدخلُ في الأوقاتِ التي لا يُصلَّى فيها.

يشيرُ إلى أنّه لو وجبتِ الصَّلاةُ عند دخولِ المسجدِ لوجبَ على الداخلِ إليه أن يتوضَّأ، وهذا مما لمْ يوجبْه أحدٌ من المسلمين.

وأمَّا الداخل في أوقات النَّهيِ عن الصَّلاة، فللعلماءِ فيه قولانِ مشهورانِ، وهما روايتانِ عن أحمدَ، أشهرهُما: أنّه لا يصلِّي، وهو قولُ أبي حنيفةَ، وغيرِه. وعند الشَّافعي: يُصلِّي».

* * *

صحح وكتبه عبدالله بن عقيل

٢٨ ــ وبالسند المتقدم في الحديث رقم (١) إلى البخاري قال:

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، قَالَ:

سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ قَالَ لِي: «ادْخُلْ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ».

أخرجه البخاري في كتاب الجهاد، باب الصَّلاةِ إذا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ (٣٠٨٧)، وأخرجه مسلم في كتاب الصلاة، باب استحباب الركعتين في المسجد لمن قدم من سفر أول قدومه.

قال الحافظ ابن رجب في «فتح الباري» (٣/ ٢٦٨، ٢٦٩): «ونقل حربٌ في الصَّلاة في القدوم من السفر عن إسحاقَ قَالَ: هو حسنٌ جميلٌ، قالَ: وإن صلَّيتها في بيتكَ حينَ تدخلُ بيتك فإنَّ ذلك يُستحبُّ.

وقد صرَّحَ الشَّافعيَّةُ بأنَّ صلاتَها في المسجدِ سنَّةٌ.

وهذا حقٌّ لا توقفَ فيه.

وقد بوَّبَ أبو بكرٍ الخلالُ في كتابِ «الجامع» في آخر «الجهاد» باب «سجدةِ الشكرِ للسَّلامةِ» ولم يُورِد في ذلك أثراً ولا نصّاً عن أحمدَ، ولا غيرِه في القدومِ بخصوصِه.

وسجودُ الشكر للقدومِ من الجهادِ أو غيرِه سالماً لا يُعلمُ فيه شيءٌ عن سلفٍ، إنَّما الذي جاءت به السُّنَّةُ: صلاةُ ركعتينِ في المسجدِ عندَ القدومِ».

* * *

صحيح وكتبه
عبدالله بن عقيل

٢٩ ــ وبالسند المتقدم في الحديث رقم (٢) إلى مسلم قال:

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِـي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ، عَنْ أَبِـي الشَّعْثَاءِ؛ قَالَ:

كُنَّا قُعُوداً فِي الْمَسْجِدِ مَعَ أَبِـي هُرَيْرَةَ، فَأَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ، فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْمَسْجِدِ يَمْشِي، فَأَتْبَعَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ بَصَرَهُ حَتَّى خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ. فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: أَمَّا هَـٰذا فَقَدْ عَصَىٰ أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ.

أخرجه مسلم في كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب النهي عن الخروج من المسجد إذا أذن المؤذن (٦٥٥).

* * *

٣٠ ــ وبالسند المتقدم أيضاً في الحديث رقم (٢) إلى مسلم قال: صحيح وكتبه عبدالله بن عقيل

حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ حَيْوَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ سَمِعَ رَجُلاً يَنْشُدُ ضَالَّةً[1] فِي الْمَسْجِدِ، فَلْيَقُلْ: لاَ رَدَّهَا اللَّهُ عَلَيْكَ، فَإِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهَذَا».

أخرجه مسلم في كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب النهي عن نشد الضالة في المسجد (٥٦٨).

قال الحافظ زين الدِّين ابن رجب الحنبلي في «فتح الباري» (٣/٣٤٦، ٣٤٧):

«وأمَّا عقدُ البيع والشِّراءِ في المسجدِ: فقد وردَ النَّهيُ عنه من حديثِ عمرو بن شعيبٍ، عن أبيه، عن جدِّهِ، عن النبيِّ ﷺ.

خرَّجَهُ الإمامُ أحمدُ، وأبو داودَ، والنسائيُّ، وابنُ ماجه، والترمذيُّ وحسَّنَه.

---

(١) (ينشد ضالة) يقال: نشدت الضالة إذا طلبتها. وأنشدتها إذا عرفتها. والضالة هي الضائعة من كل ما يقتنى من الحيوان وغيره. يقال: ضل الشيء، إذا ضاع. قال ابن الأثير: الضالة فاعلة صارت من الصفات الغالبة. تقع على الذكر والأنثى والاثنين والجمع. وتجمع على ضوالّ. وقد تطلق الضالة على المعاني. ومنه الحديث: «الحكمة ضالة المؤمن»، أي: لا يزال يتطلبها كما يتطلب الرجل ضالته. (من تعليق محمد فؤاد عبد الباقي على صحيح مسلم).

وخرَّج الترمذيُّ، والنَّسائيُّ، وابنُ خزيمةَ في «صحيحه» والحاكم من حديثِ محمدِ بنِ عبدِ الرحمنِ بنِ ثوبان، عن أبي هريرةَ، عن النبيِّ ﷺ قَالَ: «إذا رأيتُمْ من يَبيعُ أو يَبتاعُ في المسجدِ فقولوا: لا أربحَ اللّٰهُ تجارتَكَ».

وقد رُوِيَ عن ابن ثوبان مرسلاً، وهو أصحُّ عند الدارقطنيِّ.

وحَكَى التِّرمذيُّ في «جامعِهِ» قولين لأهلِ العلمِ من التَّابعينَ في كراهةِ البيعِ في المسجدِ.

والكراهةُ قولُ الشَّافعيِّ، وأحمدَ، وإسحاقَ، وهو عندَ أصحابِنا كراهةُ تحريمٍ وعند كثير من الفقهاء كراهة تنزيه، وللشافعي قول أنه لا يكره بالكلية، وهو قول عطاء وغيره.

واختلفَ أصحابُنَا في انعقادِ البيعِ في المسجدِ على وجهينِ، وفرَّقَ مالكٌ بينَ اليسيرِ والكثيرِ فكره الكثيرَ دونَ اليسيرِ، وحُكِيَ عن أصحابِ أبي حنيفةَ نحوُه».

* * *

صحيح وكتبه
عبدالله بن عقيل

٣١ ـ وبه أيضاً قال مسلم:

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ؛ قَالَ:

نَهَىٰ رَسُولُ اللَّـهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ الْبَصَلِ وَالْكُرَّاثِ، فَغَلَبَتْنَا الْحَاجَةُ فَأَكَلْنَا مِنْهَا.

فقَالَ: «مَنْ أَكَلَ مِنْ هَـٰذِهِ الشَّجَرَةِ الْمُنْتِنَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَأَذَّى مِمَّا يَتَأَذَّى مِنْهُ الإِنْسُ».

أخرجه مسلم في كتاب المساجد ومواضع الصلاة باب نهي من أكل ثوماً أو بصلاً أو كراثاً أو نحوها (٥٦٤).

* * *

صحيح وكتبه
عبدالله بن عقيل

٣٢ ـ أخبرنا الشيخ عبد الغني الدقر إجازة، أخبرنا محمد بدر الدِّين الحسني، أخبرنا إبراهيم بن علي السقا، أخبرنا ثعيلب بن سالم الفشني، أخبرنا أحمد بن عبد الفتاح الملوي، أخبرنا عبد الله بن سالم البصري، أخبرنا محمد بن علاء الدِّين البابلي، أخبرنا سالم بن محمد السنهوري، أخبرنا النجم محمد بن أحمد الغيطي، أخبرنا زكريا الأنصاري، أخبرنا أحمد بن علي بن حجر العسقلاني، أخبرنا عبد الله بن محمد بن محمد النيسابوري، أخبرنا أبو الفضل سليمان بن حمزة المقدسي، أنبأنا علي بن الحسين بن المُقَيّر، أخبرنا محمد بن ناصر السلامي البغدادي، أخبرنا عبد الرحمن بن محمد بن إسحاق بن منده، أخبرنا محمد بن عبد الله الجوزقي، أخبرنا مكي بن عبدان النّيسابوري، أخبرنا مسلم بن الحجاج النيسابوري، قال:

حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَأَلْتُ قَتَادَةَ عَنِ التَّفْلِ فِي الْمَسْجِدِ؟

فَقَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «التَّفْلُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ، وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا».

أخرجه مسلم في كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب النهي عن البصاق في المسجد (٥٦/٥٥٢)، وأخرجه البخاري في كتاب الصلاة باب كفارة البُزاق في المسجد (٤١٥).

* * *

صحح وكتبه
عبدالله بن عقيل

٣٣ ــ وبه إلى مسلم قال:

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ وَشَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قَالَا: حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ، حَدَّثَنَا وَاصِلٌ مَوْلَىٰ أَبِي عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَىٰ بْنِ عُقَيْلٍ، عَنْ يَحْيَىٰ بْنِ يَعْمَرَ، عَنْ أَبِي الأَسْوَدِ الدِّيلِيِّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ:

عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «عُرِضَتْ عَلَيَّ أَعْمَالُ أُمَّتِي، حَسَنُهَا وَسَيِّئُهَا، فَوَجَدْتُ فِي مَحَاسِنِ أَعْمَالِهَا: الأَذَىٰ يُمَاطُ عَنِ الطَّرِيقِ، وَوَجَدْتُ فِي مَسَاوِي أَعْمَالِهَا: النُّخَاعَةَ تَكُونُ فِي الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ».

أخرجه مسلم في كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب النهي عن البصاق في المسجد (٥٥٣).

* * *

صحيح وكتبه عبدالله بن عقيل

٣٤ ــ أخبرنا المشايخ الثلاثة: أحمد نصيب المحاميد، ومصطفى بن أحمد الزرقا، وعبد الغني الدقر إجازة قالوا: أخبرنا الشيخ محمد بدر الدِّين الحسني، عن عبد القادر الخطيب، عن سعيد بن حسن الحلبي، عن أحمد بن عبيد الله العطَّار، عن إسماعيل العجلوني، عن أبي المواهب محمد بن عبد الباقي البعلي، عن النجم الغزي، عن والده بدر الدِّين محمد بن محمد الغزي، عن زكريا الأنصاري، عن الحافظ ابن حجر العسقلاني، عن أبي إسحاق إبراهيم بن أحمد التنوخي البعلي، عن أبي العباس أحمد بن أبي طالب الحَجّار، عن الحسين بن المبارك الزَّبيدي، عن أبي الوقت عبد الأول بن عيسى السِّجزي، عن عبد الرحمن بن محمد بن المظفر الداودي، عن عبد الله بن أحمد بن حمويه السرخسي، عن أبي عبد الله محمد بن يوسف بن مطر الفِربري، عن محمد بن إسماعيل البخاري قال:

حَدَّثَنَا مُوسَىٰ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قالَ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ وَأَبَا سَعِيدٍ حَدَّثَاهُ:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَىٰ نُخَامَةً فِي جِدَارِ الْمَسْجِدِ فَتَنَاوَلَ حَصَاةً فَحَكَّهَا فَقَالَ: «إِذَا تَنَخَّمَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَخَّمَنَّ قِبَلَ وَجْهِهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ، وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَىٰ».

أخرجه البخاري في كتاب الصلاة، باب حَكِّ المُخَاطِ بالحصىٰ مِنَ المسجِدِ (٤٠٨، ٤٠٩).

قال شمس الدِّين ابن مفلح في «الآداب الشرعية» (٣/ ٣٧٣):

«يُسن أن يُصان كل مسجدٍ عن كل وسخ وقذر وقذاة ومخاط وبصاق، فإن بدره فيه أخذه بثوبه، ذكره في «الرعاية»

وذكر أيضاً: أنه يسن أن يصان عن تقليم الأظفار.

وقال ابن عقيل: ويكره إزالة الأوساخ في المساجد كتقليم الأظفار، وقص الشارب، ونتف الإبط.

وقال في «المستوعب» وغيره: يُستحبّ تنزيه المسجد عن القذاة، والبصقةُ في المسجد خطيئة وكفّارتُها دفنها، فإن كانت على حائط وجب إزالتها، ويستحب تخليقُ موضعها لفعله عليه السلام».

* * *

٣٥ ـ وبالسند السابق إلى البخاري قال:

صحيح وكتبه عبدالله بن عقيل

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قال: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَجُلاً أَسْوَدَ ـ أَوِ امْرَأَةً سَوْدَاءَ ـ كَانَ يَقُمُّ الْمَسْجِدَ، فَمَاتَ، فَسَأَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْهُ، فَقَالُوا: مَاتَ.

قَالَ: «أَفَلَا كُنْتُمْ آذَنْتُمُونِي بِهِ، دُلُّونِي عَلَىٰ قَبْرِهِ ـ أَوْ قَالَ: قَبْرِهَا ـ، فَأَتَىٰ قَبْرَهُ فَصَلَّىٰ عَلَيْهِ».

أخرجه البخاري في كتاب الصلاة، باب كَنسِ المسجد، والتقاط الخِرَقِ والقذى والعِيدانِ (٤٥٨)، وأخرجه مسلم في كتاب الجنائز، باب الصلاة على القبر (٩٥٦).

قال الحافظ ابن حجر العسقلاني في «فتح الباري» (١/ ٥٥٣):

«وفي الحديث فضل تنظيف المسجد، والسؤال عن الخادم والصديق إذا غاب. وفيه المكافأة بالدعاء، والترغيب في شهود جنائز أهل الخير، وندب الصلاة على الميت الحاضر عند قبره لمن لم يصلّ عليه، والإعلام بالموت».

وقال الحافظ ابن رجب في شرحه للبخاري «فتح الباري» (٣/ ٣٥٢):

«وكنسُ المساجدِ وإزالةُ الأذى عنها فِعلٌ شريفٌ لا يأنفُ منه مَن يعلم آدابَ الشريعةِ وخصوصاً المساجد الفاضلة. وقد ثبتَ أنَّ رسولَ اللَّهِ ﷺ رأى نخامةً في قبلةِ المسجدِ فحكَّها بيدِه، وقد سبقَ هذا الحديثُ.

وروى وكيعٌ: ثنا كثيرُ بنُ زيدٍ، عن المطَّلبِ بنِ عبدِ اللَّهِ بنِ حَنطب، أنَّ عمرَ أتى مسجدَ قباءٍ على فرسٍ له فصلَّى فيه ركعتين ثمَّ قالَ: يا أوفى ائتني بجريدةٍ، فأتاه بجريدةٍ فاحتجر عمرُ بثوبِه ثم كسَحَه.

وقال أبو نعيم الفضل: ثنا أبو عاصم الثقفي قال: كنتُ أمشي أنا والشَّعبيُّ في المسجدِ فجعلَ يُطأطئُ رأسَه فقلتُ: ماذا تأخذُ؟ قال: المشاطة والصُّوف».

وأخرج الخطيب البغدادي في «تاريخ بغداد» (٢/ ١٣) في ترجمة الإمام البخاري رحمه الله تعالى عن محمد بن منصور قال: كنا في مجلس أبي عبد الله محمد بن إسماعيل البخاري، فرفع إنسان من لحيته قذاة فطرحها على الأرض، قال: فرأيت محمد بن إسماعيل ينظر إليها وإلى الناس، فلما غفل الناس رأيته مدَّ يده فرفع القذاة من الأرض فأدخلها في كمّه، فلما خرج من المسجد رأيته أخرجها فطرحها على الأرض.

* * *

صحيح وكتبه
عبد الله بن عقيل

٣٦ ــ أخبرنا الشيخ علي بن ناصر إجازة، أخبرنا الشيخ نذير حسين الدّهلوي، عن محمد إسحاق الدهلوي، عن الشاه عبد العزيز بن وليّ الله أحمد بن عبد الرحيم الدِّهلوي، عن أبيه، أخبرنا أبو طاهر بن إبراهيم الكُوراني الكُردي، أخبرنا عبد الله بن سالم البصري، أخبرنا محمد بن علاء الدِّين البابلي، عن علي بن يحيى الزِّيادي، عن الشهاب أحمد بن محمد الرَّملي، عن الشَّمْسِ محمد بن عبد الرحمن السَّخَاوي، عن العزّ عبد الرحيم بن محمد الحنفي، عن أبي العباس أحمد بن محمد الجُوخي قال: أخبرتنا أم أحمد زينب بنت مكّي الحرّانية قالت: أخبرنا أبو علي حَنْبَل بن عبد الله بن الفرج الرَّصافي قال: أخبرنا أبو القاسم هِبَة الله بن محمد بن عبد الواحد الشَّيْبَاني قال: أخبرنا أبو علي الحسن بن علي التَّميمي قال: أخبرنا أبو بكر أحمد بن جعفر بن حمدان القَطِيعي قال: أخبرنا أبو عبد الرحمن عبد الله بن الإمام أحمد بن حَنْبل قال: **حدثني أبي رحمه الله قال:**

حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ:

نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الشِّرَاءِ وَالْبَيْعِ فِي الْمَسْجِدِ، وَأَنْ تُنْشَدَ فِيهِ الأَشْعَارُ، وَأَنْ تُنْشَدَ فِيهِ الضَّالَّةُ، وَعَنِ الْحِلَقِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ.

أخرجه أحمد في «مسنده» (٢/ ١٧٩)، وإسناده حسن، وأخرجه أبو داود (١٠٧٩)، وابن خزيمة في «صحيحه» (١٣٠٤).

قال البغوي في «شرح السنَّة» (٢/ ٣٧٤): «وفي الحديث كراهيةُ التحلُّقِ والاجتماع يوم الجمعة قبل الصلاة لمذاكرة العلم، بل يَشْتَغِلُ بالذِّكْر والصَّلاة والإنصاتِ للخطبة، ثم لا بأس بالاجتماع والتحلُّقِ بعد الصلاة في المسجد وغيره».

وسيأتي الكلام على الشعر في الحديث الآتي.

* * *

٣٧ ــ وبالسند المتقدم في الحديث رقم (٢) إلى مسلم قال:

صحيح وكتبه عبد الله بن عقيل

حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، كُلُّهُمْ عَنْ سُفْيَانَ.

قَالَ عَمْرٌو: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ:

أَنَّ عُمَرَ مَرَّ بِحَسَّانٍ وَهُوَ يُنْشِدُ الشِّعْرَ فِي الْمَسْجِدِ، فَلَحَظَ إِلَيْهِ، فَقَالَ: قَدْ كُنْتُ أُنْشِدُ، وَفِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ.

ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ، فَقَالَ: أَنْشُدُكَ اللَّهَ أَسَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «أَجِبْ عَنِّي. اللَّهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ»؟ قَالَ: اللَّهُمَّ نَعَمْ.

أخرجه مسلم في كتاب فضائل الصحابة، باب فضائل حسان بن ثابت (٢٤٨٥).

قال الحافظ ابن رجب الحنبلي في «فتح الباري» (٤/ ٣٣٤، ٣٣٥):

«وروى أسدُ بنُ موسى في كتاب «الورع»: ثنا ضمرةُ، عن ابنِ عطاءِ الخراسانيِّ، عن أبيه قال: كان أهلُ العلمِ يكرهونَ أن يُنْشِدَ الرجلُ ثلاثةَ أبياتٍ مِن شعرٍ في المسجدِ حتَّى يكسرَ الثالثَ.

وهذا تفريقٌ بين قليلِ الشِّعرِ فيرخِّصُ فيه وهو البيتُ والبيتانِ، وبين كثيرِه وهو ثلاثةُ أبياتٍ فصاعداً.

وقال ابنُ عبدِ البرِّ: إنما يُنْشَدُ الشِّعْرُ في المسجدِ غِبًا مِن غيرِ مُداوَمَةٍ. قال: وكذلك كان حسَّان ينشد.

وجمهور العلماءِ على جوازِ إنشادِ المباحِ في المساجدِ، وحملَ بعضُهم حديثَ عمرِو بنِ شعيبٍ على أشعارِ الجاهليةِ وما لا يليقُ ذكرُه في المساجد».

* * *

صحح وكتبه عبدالله بن عقيل

٣٨ ـ وبالسند المتقدم إلى ابن حبان برقم (٩) قال:

أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّـهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِـي قِلابَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ:

قَالَ رَسُولُ اللَّـهِ ﷺ: **«لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَى يَتَبَاهَى النَّاسُ فِي المَسَاجِدِ».**

أخرجه ابن حبان كما في «الإحسان» (١٦١٤)، وأخرجه أحمد (٤/ ١٣٤)، وأبو داود (٤٤٩)، والنسائي (٢/ ٣٢)، وأبو يعلى في «مسنده» برقم (٢٧٩٩)، وإسناده صحيح.

* * *

صححه وكتبه عبد الله بن عقيل

٣٩ ـ وبالسند المتقدم في الحديث رقم (٢) إلى مسلم قال:

حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، جَمِيعاً عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ.

قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، سَمِعَ سَالِماً يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِذَا اسْتَأْذَنَتْ أَحَدَكُمْ امْرَأَتُهُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعْهَا».

أخرجه مسلم في كتاب الصلاة، باب خروج النساء إلى المساجد إذا لم يترتب عليه فتنة (٤٤٢).

* * *

٤٠ ـ أخبرنا الشيخ المسند عبد الحق الهاشمي إجازة، أخبرنا حسين بن حيدر الهاشمي، عن حسين بن محسن الأنصاري، عن محمد بن ناصر الحازمي، عن محمد عابد السندي، عن عمه محمد حسين الأنصاري، عن سليمان بن يحيى الأهدل، عن محمد بن أحمد السفاريني، عن الشهاب المنيني، عن شمس الدِّين البابلي، عن الشهاب أحمد بن خليل السُّبكي، عن النَّجم الغَيْطي، عن الزين زكريا بن محمد، عن العزّ عبد الرحيم بن محمد الحنفي، عن محمد بن إبراهيم بن محمد الخَزْرَجي قال: أخبرنا أبو الحسن علي بن أحمد السَّعدي، عن أبي المكارم أحمد بن محمد الأَصْبَهاني، عن أبي بكر عبد الغفار بن محمد الشِّيْرُويي قال: أخبرنا القاضي أبو بكر أحمد بن الحسن الحَرَشي الحِيْرِيّ قال: حدثنا أبو العباس محمد بن يعقوب بن يوسف الأَصَمّ قال: أخبرنا أبو محمد الربيع بن سُليمان المُرادي قال: أخبرنا الإمام أبو عبد الله محمد بن إدريس الشَّافعي قال:

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللَّهِ مَسَاجِدَ اللَّهِ، وَلْتَخْرُجْنَ وَهُنَّ تَفِلَاتٍ».

أخرجه الإمام الشافعي في «مسنده» (١/١٠٢ ـ بترتيب محمد السندي)، وفي «السنن المأثورة» (١٩٠)، وأخرجه أحمد (٢/٨

والحميدي في «مسنده» (٩٧٨)، وأبو داود (٥٦٥)، والبيهقي في «السنن الكبرى» (٣/ ١٣٤)، وإسناده جيِّد.

ومعنى قوله: «تَفِلات»، أي: غير مستعملات للطِّيب.

* آخر الأربعين والحمد لله ربّ العالمين.

• • •

اَلْأَرْبَعُوْنَ فِيْ فَضْلِ الْمَسَاجِدِ وَعِمَارَتِهَا

چالیس احادیث طیبہ

(مساجد کی فضیلت اور آبادکاری سے متعلق چالیس احادیث طیبہ)

از

شیخ الحنابلۃ عبداللہ بن عقیل

بأسانیدہ عن شیوخہ

تخریج

محمد بن ناصر العجمی

مترجم:

الاستاذ علامہ مفتی محمد یونس مدنی قادری

استاذ الحدیث: جامعہ اسلامیہ لاہور

امام وخطیب: جامع مسجد E/2 واپڈا ہاؤسنگ سوسائٹی، واپڈا ٹاؤن لاہور

مکتبہ ذوالجلال والاکرام

E/2 واپڈا ہاؤسنگ سوسائٹی، واپڈا ٹاؤن لاہور

0300-6548985

مکتبہ ذوالجلال والاکرام

E/2 واپڈا ہاؤسنگ سوسائٹی، واپڈا ٹاؤن لاہور

0300-6548985